قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

بدھ 12/ اکتوبر 2022ء | 15/ ربیع الاول 1444 ہجری قمری | 12/ اخاء 1401 ہجری شمسی | جلد: 4 | شمارہ: 220

ارشاد باری تعالیٰ

وَمِنۡهُمۡ اُمِّیُّوۡنَ لَا یَعۡلَمُوۡنَ الۡکِتٰبَ اِلَّاۤ اَمَانِیَّ وَاِنۡ هُمۡ اِلَّا یَظُنُّوۡنَ ﴿۷۹﴾

(البقرہ: 79)

ترجمہ: اور ان میں ایسے جاہل بھی ہیں جو (اپنی) خواہشات کے علاوہ کتاب کا کوئی علم نہیں رکھتے اور وہ محض قیاس آرائیاں کرتے ہیں۔

فرمانِ خلیفہ وقت

آج یہ ذمہ داری ہم احمدیوں پر سب سے زیادہ ہے کہ علم کے حصول کی خاطر زیادہ سے زیادہ محنت کریں، زیادہ سے زیادہ کوشش کریں۔ کیونکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی قرآن کریم کے علوم و معارف دیئے گئے ہیں اور آپؑ کے ماننے والوں کے بارے میں بھی اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ میں انہیں علم ومعرفت اور دلائل عطا کروں گا۔ تو اس کے لئے کوشش اور علم حاصل کرنے کا شوق اور دعا کہ اے میرے اللہ! اے میرے رب! میرے علم کو بڑھا، بہت ضروری ہے۔ گھر بیٹھے یہ سب علوم و معارف نہیں مل جائیں گے اور پھر اس کے لئے کوئی عمر کی شرط بھی نہیں ہے۔ تو سب سے پہلے تو قرآن کریم کا علم حاصل کرنے کے لئے، دینی علم حاصل کرنے کے لئے ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو بے بہا خزانے مہیا فرمائے ہیں ان کو دیکھنا ہوگا۔ ان کی طرف رجوع کریں، ان کو پڑھیں کیونکہ آپؑ نے ہمیں ہماری سوچوں کے لئے راستے دکھا دیئے ہیں۔ ان پر چل کر ہم دینی علم میں اور قرآن کے علم میں ترقی کر سکتے ہیں اور پھر اسی قرآنی علم سے دنیاوی علم اور تحقیق کے بھی راستے کھل جاتے ہیں۔ اس لئے جماعت کے اندر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھنے کا شوق اور اس سے فائدہ اٹھانے کا شوق نوجوانوں میں بھی اپنی دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ ہونا چاہئے۔ بلکہ جو تحقیق کرنے والے ہیں، بہت سارے طالب علم مختلف موضوعات پر ریسرچ کر رہے ہوتے ہیں، وہ جب اپنے دنیاوی علم کو اس دینی علم اور قرآن کریم کے علم کے ساتھ ملائیں گے تو نئے راستے بھی متعین ہوں گے، ان کو مختلف نہج پر کام کرنے کے مواقع بھی میسر آئیں گے جو ان کے دنیادار پروفیسر ان کو شاید نہ سکھا سکیں۔ اسی طرح جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ بڑی عمر کے لوگوں کو بھی یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ عمر بڑی ہوگئی اب ہم علم حاصل نہیں کر سکتے۔ ان کو بھی اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

(خطبہ جمعہ 18 جون 2004ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- خلافت کا علم تھامے (منظوم)
- احکام خداوندی
- دُعا، ربوبیت اور عبودیت کا ایک کامل رشتہ ہے (مسیح موعودؑ)
- تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
- امیرالمؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ امریکہ 2022ء
- تلخیص صحیح بخاری سوالاً و جواباً
- سو سال قبل الفضل

فرمانِ رسولؐ

عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَلِّمۡهُ الۡكِتَابَ

(صحیح بخاری کتاب العلم باب قَوْلِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ”اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ“)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (سینے سے) لگا لیا اور دعا دیتے ہوئے فرمایا کہ ”اے اللہ! اسے علم کتاب (قرآن) عطا فرما۔“

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

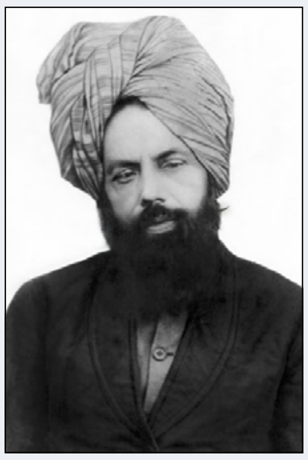

تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اُٹھاؤ۔ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظلّ تھے۔ سو تم قرآن کو تدبّر سے پڑھو اور اُس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ افسوس اُن لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اُس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدّق یا مکذّب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلا واسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے اور یہ نعمت اور ہدایت جو تمہیں دی گئی اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی تو بعض فرقے اُن کے قیامت سے منکر نہ ہوتے۔ پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ یہ بڑی دولت ہے۔ اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی ”(گندے لوتھڑے کی طرح تھی)“ قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 26-27)

دربارِ خلافت

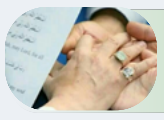

یہ میرے ذریعہ سے ہو گا

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

ایک موقع پر آپؑ سے کسی نے سوال کیا کہ آپ کے دعوے اور رسالت کا نتیجہ کیا ہو گا؟ یعنی اس سے آپ کو کیا مقاصد حاصل ہوں گے؟ آپ کیوں آئے ہیں؟ آپ نے فرمایا:

’’خدا تعالیٰ کے ساتھ جو رابطہ کم ہوگیا ہے اور دنیا کی محبت غالب آ گئی ہے اور پاکیزگی کم ہوگئی ہے۔ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو جو عبودیت اور اُلوہیت کے درمیان ہے پھر مستحکم کرے گا اور گمشدہ پاکیزگی کو پھر لائے گا۔ دنیا کی محبت سرد ہو جائے گی۔‘‘ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 500 ایڈیشن 2003ء) اور فرمایا: یہ میرے ذریعہ سے ہو گا۔

یہ بہت بڑا مقصد اور بہت بڑا دعویٰ ہے جو آپ نے بیان فرمایا۔ آج کی مادی دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا جو ہے مادیت میں ڈوب کر اپنے پیدا کرنے والے خدا کو بھول چکی ہے اور جو بظاہر مذہب یا خدا کے وجود کو کچھ سمجھتے ہیں، کچھ تسلیم کرتے ہیں تو وہ بھی ظاہری رنگ میں۔ نہ اُنہیں خدا تعالیٰ کی ذات کے بارے میں کچھ یقین ہے، نہ اس کا ادراک ہے، نہ فہم ہے، نہ مذہب کا کچھ ادراک ہے۔ اُن کے لئے اصل چیز دنیا اور اس کی جاہ وحشمت ہے۔صرف نام کے طور پر کسی مذہب کو ماننے والے ہیں۔ ایسے حالات میں یقینا یہ ایک بہت بڑا دعویٰ ہے۔ لیکن آپ کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر اس قدر یقین ہے اور اپنے مقصد کو حاصل کرنے پر کس قدر اعتماد ہے، اس کا اظہار جو الفاظ میں نے پڑھے ہیں ان کی شوکت سے ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ سب الفاظ، یہ آپ کا دعویٰ، یہ بعثت کی غرض اور مقاصد ہمیں بھی کچھ توجہ دلا رہے ہیں کہ یہ سب کچھ ہے جس کو پڑھ اور سن کر ہم جماعت میں داخل ہوئے ہیں، یا ہمارے باپ دادا جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے تھے اور ہم نے ان کی اس نیکی کا فیض پایا، یہ ہم سے کچھ مطالبہ کر رہا ہے یا یہ مقاصد ہم سے کچھ مطالبہ کر رہے ہیں۔ اور وہ یہ کہ ہم ان مقاصد کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔ ہمیں ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی ضرورت ہے۔ ہم نے بھی ان کے نتائج کے حصول کی کوشش کرنی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو جو باتیں دنیا میں پیدا کرنے آئے ہم نے بھی اُن کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ ہم نے بھی مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کی تکمیل کے لئے مددگار بننا ہے۔ جب ہم نے منادی کی آواز کو سنا اور ایمان لائے تو اب ہم بھی یہ اعلان کرتے ہیں اور ہمیں یہ اعلان کرنا چاہئے کہ نَحۡنُ اَنۡصَارُاللّٰہ۔ کہ ہم اپنی حالتوں میں یہ تبدیلیاں پیدا کریں گے اور اس پیغام کو پھیلائیں گے اس مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے۔

پس ہمیں اپنا جائزہ لینا ہو گا، سوچنا ہو گا، منصوبہ بندی کرنی ہو گی، اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنی ہو گی تا کہ ہم کامیابیوں سے ہمکنار ہوں اور آگے بڑھتے چلے جائیں۔ اگر ہم آپ کو مان کر پھر آرام سے بیٹھ جائیں اور کوئی فکر نہ کریں تو یہ عہدِ بیعت کا حق ادا کرنے والی بات نہیں ہو گی۔ یہ دعویٰ قبول کر کے بیٹھ جانا اور سو جانا ہمیں مجرم بناتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی جب ہم اپنے وسائل کو دیکھتے ہیں، اپنی حالتوں کو دیکھتے ہیں تو سوچتے ہیں کہ کیا یہ سب کچھ ہوسکتا ہے۔ ہم کریں بھی تو کیا کریں گے کہ ایک طرف ہمارے وسائل محدود اور دوسری طرف دنیا کی اسّی فیصد سے زائد آبادی کو مذہب سے دلچسپی نہیں ہے، دنیا کے پیچھے بھاگنے کی دوڑ لگی ہوئی ہے۔ ان ترقی یافتہ ممالک میں دولت ہے، ہرقسم کی ترقی ہے، دوسرے مادّی اسباب ہیں جنہوں نے یہاں رہنے والوں کو خدا سے دور کر دیا ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس وقت نہیں کہ خدا تعالیٰ کی تلاش میں وقت ضائع کریں۔ ابھی کل کی ڈاک میں ہی ایک احمدی کا جاپان سے ایک خط تھا، بڑے درد کا اظہار تھا کہ میں نے اپنے ایک جاپانی دوست سے کہا، اُن کے بڑے اچھے اور اعلیٰ اخلاق ہیں، تعلقات بھی اُن سے اچھے ہیں، بات چیت بھی ہوتی رہتی ہے، جب اُسے یہ کہا کہ خدا سے دعا کریں کہ ہدایت کی طرف رہنمائی ہو تو کہنے لگے کہ میرے پاس وقت نہیں ہے کہ تمہارے خدا کی تلاش کرتا پھروں یا خدا سے رہنمائی مانگوں، مجھے اور بہت کام ہیں۔ تو یہ تو دنیا کی حالت ہے۔ ان قوموں کی جو اپنے آپ کو ترقی یافتہ سمجھتی ہیں یہ حالت ہے اور غریب قوموں کو بھی اس ترقی اور دولت کے بل بوتے پر اپنے پیچھے چلانے کی بڑی طاقتیں اور امیر قومیں کوشش کر رہی ہیں۔ پس جب یہ صورتِ حال ہو، سننے کی طرف توجہ نہ ہو یا کم از کم ایک بڑے طبقہ کی توجہ نہ ہو اور دولت اور مادّیت ہر ایک کو اپنے قبضہ میں لینے کی کوشش کر رہی ہو اور ہمارے وسائل جیسا کہ مَیں نے کہا، محدود ہوں تو ایسے میں کس طرح ہم دجل اور مادّیت کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ بظاہر ناممکن نظر آتا ہے کہ ہم دنیا کی اکثریت کو خدا تعالیٰ کے وجود کی پہچان کروا سکیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو قائم کرسکیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں اور بڑی تحدّی سے فرماتے ہیں کہ میں یہ سب کچھ کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں اور یہ ہو گا۔ اِنۡ شَاءَ اللّٰہ

(خطبہ جمعہ 22 نومبر 2013ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

خلافت کا علم تھامے

صداقت کا علم تھامے
خلافت کا علم تھامے

چلے ہیں کارواں لے کر
محبت کا علم تھامے

ہمیں ہیں آج دنیا کی
امامت کا علم تھامے

کھڑے ہیں خوش نصیبوں میں
خلافت کا علم تھامے

لیے حاضر ہیں جان و دل
عقیدت کا علم تھامے

بھلا بیٹھے ہیں سب قصے
حقیقت کا علم تھامے

سدا صبح و مسا گذرے
اطاعت کا علم تھامے

ہمیں سب کچھ ملا زاہد
جماعت کا علم تھامے

سید طاہر احمد زاہد

صبیحہ محمود۔جرمنی

احکام خداوندی

اللہ کے احکام کی حفاظت کرو۔(الحدیث)

قسط 57

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے بند کرتا ہے۔‘‘

(کشتی نوح)

کائنات کا مطالعہ (حصہ اوّل)

’’جب دانشمند اور اہل عقل انسان زمین اور آسمان کے اجرام کی بناوٹ پر غور کرتے اور رات اور دن کی کمی بیشی کے موجبات اور عمل کو نظر عمیق سے دیکھتے ہیں اُنہیں اس نظام پر نظر دوڑانے سے خدائے تعالیٰ کے وجود پر دلیل ملتی ہے۔ پس وہ زیادہ انکشاف کے لئے خدا سے مدد چاہتے ہیں اور اس کو کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر اور کروٹ پر لیٹ کر یاد کرتے ہیں۔‘‘

(حضرت مسیح موعودؑ)

خداکے قادر مطلق ہونے کا علم رکھنے کے لئے کائنات کا مطالعہ

اَللّٰہُ الَّذِیۡ خَلَقَ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ وَّ مِنَ الۡاَرۡضِ مِثۡلَہُنَّ ؕ یَتَنَزَّلُ الۡاَمۡرُ بَیۡنَہُنَّ لِتَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ۬ۙ وَّ اَنَّ اللّٰہَ قَدۡ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عِلۡمًا ﴿۱۳﴾

(الطلاق:13)

اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان پیدا کئے اور زمینوں میں سے بھی اُن کی طرح ہی۔ (اس کا) حکم اُن کے درمیان بکثرت اُترتا ہے تا کہ تم جان لو کہ اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے اور یہ کہ اللہ علم کے لحاظ سے ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔

نظام شمسی خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت ہے

اَلَمۡ تَرَوۡا کَیۡفَ خَلَقَ اللّٰہُ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ﴿ۙ۱۶﴾

(نوح:16)

کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اللہ نے کیسے سات آسمانوں کو طبق بر طبق پیدا کیا؟

کائنات کی پیدائش میں بہت نشانات ہیں

اللہ تعالیٰ کائنات کی پیدائش اور زمین و آسمان کی تخلیق، رات دن کے ایک دوسرے میں داخل ہونے، نہروں کے جاری ہونے، پہاڑوں کے راسخ ہونے اور پھلوں وغیرہ کے ذکر کے بعد بار بار فرماتا ہے۔

اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ ﴿۱۲﴾

(النحل:12)

یقیناً اس میں ایسی قوم کے لئے جو غور کرتی ہے بہت بڑا نشان ہے۔

اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۳﴾

(النحل:13)

یقیناً اس میں ایسی قوم کے لئے جو عقل رکھتی ہے بہت بڑے نشانات ہیں۔

اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّقَوۡمٍ یَّذَّکَّرُوۡنَ ﴿۱۴﴾

(النحل:14)

اس میں نصیحت پکڑنے والے لوگوں کے لئے یقیناً بہت بڑا نشان ہے۔

اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّقَوۡمٍ یَّسۡمَعُوۡنَ ﴿۲۲﴾

(النحل:22)

یقیناً اس میں ان لوگوں کے لئے بہت بڑا نشان ہے جو (بات) سنتے ہیں۔

کائنات کا وجود اپنے رب سے ملاقات کے یقین کو مستحکم بناتا ہے

لَعَلَّکُمۡ بِلِقَآءِ رَبِّکُمۡ تُوۡقِنُوۡنَ ﴿۳﴾

(الرعد:3)

آسمانوں کو بغیر ستونوں کے، عرش پر قرار پکڑنے، سورج اور چاند کو خدمت پر مامور کرنے کے ذکر کے بعد فرمایا:

تا کہ تم اپنے ربّ سے ملاقات کا یقین کرو۔

کائنات کا مطالعہ اللہ کا فضل چاہنے کے لئے

وَابۡتِغَآؤُکُمۡ مِّنۡ فَضۡلِہٖ

(الروم:24)

اور تمہارا اس کے فضل کی جستجو کرنا بھی۔

اللہ کے نشانات دیکھنے اور فضل چاہنے کے لئے سمندر میں کشتیوں کا سفر کرنا

اَللّٰہُ الَّذِیۡ سَخَّرَ لَکُمُ الۡبَحۡرَ لِتَجۡرِیَ الۡفُلۡکُ فِیۡہِ بِاَمۡرِہٖ وَ لِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِہٖ وَ لَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ ﴿ۚ۱۳﴾

(الجاثیہ:13)

اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے سمندر کو مسخر کیا اس لئے کہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں اور اس کے نتیجہ میں تم اس کے فضل تلاش کرو اور تا کہ تم شکر بجا لاؤ۔

اَلَمۡ تَرَ اَنَّ الۡفُلۡکَ تَجۡرِیۡ فِی الۡبَحۡرِ بِنِعۡمَتِ اللّٰہِ لِیُرِیَکُمۡ مِّنۡ اٰیٰتِہٖ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوۡرٍ ﴿۳۲﴾

(لقمٰن:32)

کیا تو نے غور نہیں کیا کہ سمندر میں کشتیاں اللہ کی نعمت کے ساتھ چلتی ہیں تا کہ وہ اپنے نشانات میں سے تمہیں کچھ دکھائے۔ اس میں یقیناً ہر بہت صبر کرنے والے (اور) بہت شکر کرنے والے کے لئے نشانات ہیں۔

اللہ کے نشانات کا بغور مطالعہ کرنا

اُنۡظُرۡ کَیۡفَ نُصَرِّفُ الۡاٰیٰتِ ثُمَّ ہُمۡ یَصۡدِفُوۡنَ ﴿۴۷﴾

(الانعام:47)

دیکھ کہ ہم کس طرح آیات کو پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں پھر بھی وہ منہ پھیر لیتے ہیں۔

نشانات الٰہی پر غور کرنا اور نصیحت پکڑنا

کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمُ الۡاٰیٰتِ لَعَلَّکُمۡ تَتَفَکَّرُوۡنَ

(البقرہ:220)

اسی طرح اللہ تمہارے لئے (اپنے) نشانات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ تم تفکّر کرو۔

وَیُبَیِّنُ اٰیٰتِہٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّہُمۡ یَتَذَکَّرُوۡنَ

(البقرہ:222)

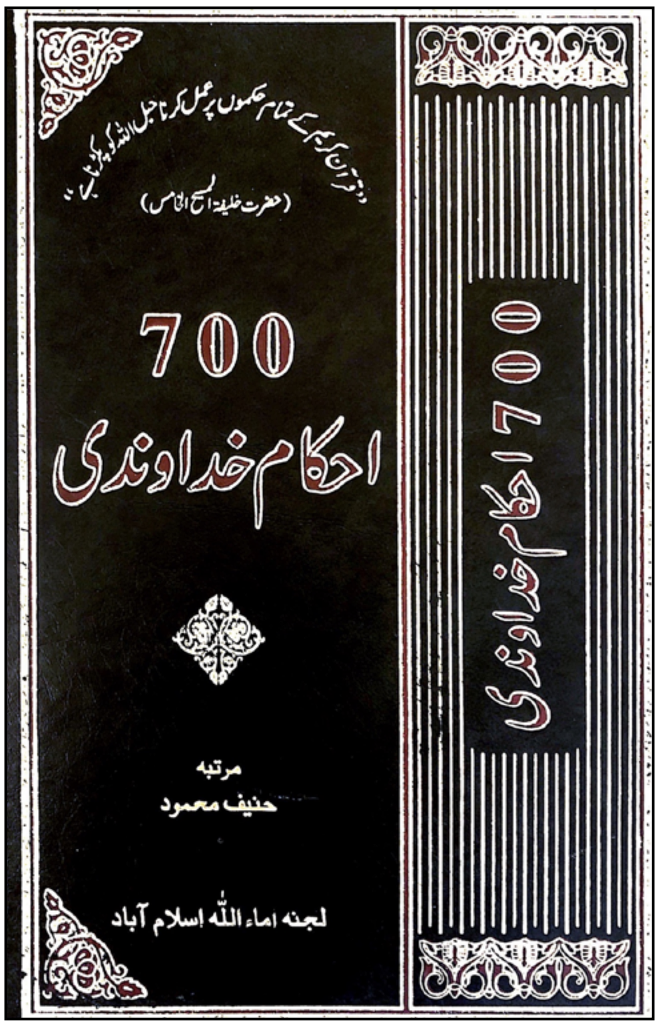

اور وہ لوگوں کے لئے اپنے نشانات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ وہ نصیحت پکڑیں۔

مطالعہ کائنات بہترین عمل کرنے والا جاننے کے لئے

وَ ہُوَ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ فِیۡ سِتَّۃِ اَیَّامٍ وَّ کَانَ عَرۡشُہٗ عَلَی الۡمَآءِ لِیَبۡلُوَکُمۡ اَیُّکُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ؕ وَ لَئِنۡ قُلۡتَ اِنَّکُمۡ مَّبۡعُوۡثُوۡنَ مِنۡۢ بَعۡدِ الۡمَوۡتِ لَیَقُوۡلَنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اِنۡ ہٰذَاۤ اِلَّا سِحۡرٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۸﴾

(ھود:8)

اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا اور اس کا تخت پانی پر تھا تا کہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون بہترین عمل کرنے والا ہے۔ اور اگر تو کہے کہ یقیناً تم مرنے کے بعد اٹھائے جاؤ گے تو وہ لوگ جو کافر ہوئے ضرور کہیں گے کہ یہ تو کھلے کھلے جھوٹ کے سوا کچھ نہیں۔

رحمان خدا کی تخلیق کو نظر دوڑا دوڑا کر دیکھنا

الَّذِیۡ خَلَقَ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰی فِیۡ خَلۡقِ الرَّحۡمٰنِ مِنۡ تَفٰوُتٍ ؕ فَارۡجِعِ الۡبَصَرَ ۙ ہَلۡ تَرٰی مِنۡ فُطُوۡرٍ ﴿۴﴾ ثُمَّ ارۡجِعِ الۡبَصَرَ کَرَّتَیۡنِ یَنۡقَلِبۡ اِلَیۡکَ الۡبَصَرُ خَاسِئًا وَّ ہُوَ حَسِیۡرٌ ﴿۵﴾

(الملک:4-5)

وہی جس نے سات آسمانوں کو طبق در طبق پیدا کیا۔ تُو رحمان کی تخلیق میں کوئی تضاد نہیں دیکھتا۔ پس نظر دوڑا۔ کیا تو کوئی رخنہ دیکھ سکتا ہے؟ نظر پھر دوسری مرتبہ دوڑا، تیری طرف نظر ناکام لوٹ آئے گی اور وہ تھکی ہاری ہوگی۔

کلمات اللہ ختم نہیں ہو سکتے سمندر ختم ہو سکتا ہے

قُلۡ لَّوۡ کَانَ الۡبَحۡرُ مِدَادًا لِّکَلِمٰتِ رَبِّیۡ لَنَفِدَ الۡبَحۡرُ قَبۡلَ اَنۡ تَنۡفَدَ کَلِمٰتُ رَبِّیۡ وَ لَوۡ جِئۡنَا بِمِثۡلِہٖ مَدَدًا ﴿۱۱۰﴾

(الکہف:110)

کہہ دے کہ اگر سمندر میرے ربّ کے کلمات کے لئے روشنائی بن جائیں تو سمندر ضرور ختم ہو جائیں گے پیشتر اس کے کہ میرے ربّ کے کلمات ختم ہوں خواہ ہم بطور مدد اس جیسے اور (سمندر) لے آئیں۔

(700احکام خداوندی از حنیف احمد محمود صفحہ 427-433)

حسنیٰ مقبول احمد۔امریکہ

دُعا، ربوبیت اور عبودیت کا ایک کامل رشتہ ہے (مسیح موعودؑ)

قسط 48

غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ والی دعا کی ضرورت

اگر یہ سوال پیدا ہو کہ یہود نے تو انبیاء کے مقابل پر شوخیاں اور شرارتیں کی تھیں مگر اب تو سلسلہ نبوت ختم ہو چکا ہے اس لئے غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ والی دعا کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ آخری زمانہ میں مسیح موعود نازل ہوگا اور مسلمان لوگ اس کی تکذیب کر کے یہود خصلت ہو جائیں گے اور طرح طرح کی بدکاریوں اور قسم قسم کی شوخیوں اور شرارتوں میں ترقی کر جاویں گے اس لئے غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ والی دعا سکھائی گئی کہ اے مسلمانو! پنجگانہ نمازوں کی ہر ایک رکعت میں دعا مانگتے رہو کہ یا الٰہی ہمیں ان کی راہ سے بچائے رکھیو جن پر تیرا غضب اسی دنیا میں نازل ہوا تھا اور جن کو تیرے مسیح کی مخالفت کرنے کے سبب سے طرح طرح کے آفات ارضی و سماوی کا ذائقہ چکھنا پڑا تھا۔

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 47-48 ایڈیشن 1984ء)

آخری زمانے میں یہود سے مشابہت نہ کرنے کی دعا

سو جاننا چاہئے کہ یہی وہ زمانہ جس طرف آیت غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ (الفاتحہ:7) اشارہ کرتی ہے اور وہی خدا کا سچا مسیح ہے جو اس وقت تمہارے درمیان بول رہا ہے… چونکہ خدا جانتا تھا کہ ایک وقت آئے گا جبکہ مسلمان یہود سیرت ہو جائیں گے۔ اس لئے غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ والی دعا سکھا دی اور پھر فرمایا وَلَا الضَّآلِّیۡنَ یعنی نہ ہی ان لوگوں کی راہ پر چلانا جنہوں نے تیری سچی اور سیدھی راہ سے منہ موڑ لیا۔ اور یہ عیسائیوں کی طرف اشارہ ہے جن کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے انجیل کے ذریعہ سے یہ تعلیم ملی تھی کہ خدا کو ایک اور واحد لا شریک مانو مگر انہوں نے اس تعلیم کو چھوڑ دیا اور ایک عورت کے بیٹے کو خدا بنا لیا۔

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 48-49 ایڈیشن 1984ء)

قرآن مجید کی ابتداء اور انتہاء دعا پر ہے

یاد رکھو کہ یہ جو خدا تعالیٰ نے قرآن مجید کی ابتدا بھی دعا سے ہی کی ہے اور پھر اس کو ختم بھی دعا پر ہی کیا ہے تو اس کا یہ مطلب ہے کہ انسان ایسا کمزور ہے کہ خدا کے فضل کے بغیر پاک ہو ہی نہیں سکتا (الفاتحہ:6) اور جب تک خدا تعالیٰ سے مدد اور نصرت نہ ملے یہ نیکی میں ترقی کر ہی نہیں سکتا۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ سب مردے ہیں مگر جس کو خدا زندہ کرے۔ اور سب گمراہ ہیں مگر جس کو خدا ہدایت دے۔ اور سب اندھے ہیں مگر جس کو خدا بینا کرے۔ غرض یہ سچی بات ہے کہ جب تک خدا کا فیض حاصل نہیں ہوتا تب تک دنیا کی محبت کا طوق گلے کا ہار رہتا ہے اور وہی اس سے خلاصی پاتے ہیں جن پر خدا اپنا فضل کرتا ہے۔ مگر یاد رکھنا چاہئے کہ خدا کا فیض بھی دعا سے ہی شروع ہوتا ہے۔

لیکن یہ مت سمجھو کہ دعا صرف زبانی بک بک کا نام ہے بلکہ دعا ایک قسم کی موت ہے جس کے بعد زندگی حاصل ہوتی ہے جیسا کہ پنجابی میں ایک شعر ہے

جو منگے سو مر رہے۔ مرے سو منگن جا

دعا میں ایک مقناطیسی اثر ہوتا ہے وہ فیض اور فضل کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ یہ کیا دعا ہے کہ منہ سے تو اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ (الفاتحہ:6) کہتے رہے اور دل میں خیال رہا کہ فلاں سودا اس طرح کرنا ہے۔ فلاں چیز رہ گئی ہے۔ یہ کام یوں چاہئے تھا۔ اگر اس طرح ہو جائے تو پھر یوں کریں گے۔ یہ تو صرف عمر کا ضائع کرنا ہے۔ جب تک انسان کتاب اللہ کو مقدم نہیں کرتا اور اسی کے مطابق عمل درآمد نہیں کرتا تب تک اُس کی نمازیں محض وقت کا ضائع کرنا ہے۔ قرآن مجید میں تو صاف طور پر لکھا ہے قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِیۡنَ ہُمۡ فِیۡ صَلَاتِہِمۡ خٰشِعُوۡنَ ۙ﴿۳﴾ (المومنون:2-3) یعنی جب دعا کرتے کرتے انسان کا دل پگھل جائے اور آستانہ اُلوہیت پر ایسے خلوص اور صدق سے گر جاوے کہ بس اُسی میں محو ہو جاوے اور سب خیالات کو مٹا کر اُسی سے فیض اور استعانت طلب کرے اور ایسی یکسوئی حاصل ہو جائے کہ ایک قسم کی رقت اور گداز پیدا ہو جائے تب فلاح کا دروازہ کھل جاتا ہے جس سے دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔ کیونکہ دو محبتیں ایک جگہ جمع نہیں رہ سکتیں۔ جیسے لکھا ہے

ہم خدا خواہی و ہم دنیائے دُوں

ایں خیال است و محال است و جنوں

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 62-63 ایڈیشن 1984ء)

رزق میں کشائش کی دعا

توبہ استغفار کرتے رہو کیونکہ یہ اللہ تعالےٰ کا وعدہ ہے جو استغفار کرتا ہے اسے رزق میں کشائش دیتا ہے۔

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 110 ایڈیشن 1984ء)

دعا کی دو قسمیں

جو خط آتا ہے میں اسے پڑھ کر اس وقت تک ہاتھ سے نہیں دیتا جب تک دعا نہ کرلوں کہ شاید موقع نہ ملے یا یاد نہ رہے۔ مگر دعا دو قسم کی ہے۔ جو اس کوچہ میں داخل ہووے وہی خوب سمجھتا ہے۔ ایک معمولی۔ ایک شدت توجہ سے۔ اور یہ آخری صورت ہر دعا میں میسر نہیں آتی۔ سوز اور قلق کا پیدا ہونا اپنے اختیار میں نہیں۔ کوئی مخلص ہو تو اس کے لئے خود ہی دعا کرنے کو جی چاہتا ہے۔ یوں تو ہر ایک شخص جو ہماری جماعت میں داخل ہے اس کے لئے ہم دعا کرتے ہیں مگر مذکورہ بالا حالت ہر ایک کے لئے میسر نہیں آتی۔ یہ اختیاری بات نہیں۔ پس جسے جوش دلانا ہو وہ زیادہ قرب حاصل کرے۔

دعا دو قسم (کی) ہے۔ ایک تو معمولی طور سے دوم وہ جب انسان اسے انتہا تک پہنچا دیتا ہے۔ پس یہی دعا حقیقی معنوں میں دعا کہلاتی ہے۔ انسان کو چاہئے کہ کسی مشکل پڑنے کے بغیر بھی دعا کرتا رہے کیونکہ اسے کیا معلوم کہ خدا تعالیٰ کے کیا ارادے ہیں اور کل کیا ہونے والا ہے۔ پس پہلے سے دعا کرو تا بچائے جاؤ۔ بعض وقت بلا اس طور پر آتی ہے کہ انسان دعا کی مہلت ہی نہیں پاتا۔ پس پہلے اگر دعا کر رکھی ہو تو اس آڑے وقت میں کام آتی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 122-123 ایڈیشن 1984ء)

قبولیت دعا

اللہ تعالیٰ کی یہ عادت نہیں کہ ہر ایک دعا قبول کرے۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ایسا کہیں نہیں ہوا۔ ہاں مقبولوں کی دعائیں بہ نسبت دوسروں کے بہت قبول ہوتی ہیں۔ خدا کے معاملہ میں کسی کا زور نہیں۔

(بدر جلد 7 نمبر 14 صفحہ 3 مورخہ 9 اپریل 1908ء)

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 149 ایڈیشن 1984ء)

اپنی اولاد اور بیوی کے واسطے بھی دعا کرتے رہنا چاہئے

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ دعا سکھلائی ہے کہ اَصۡلِحۡ لِیۡ فِیۡ ذُرِّیَّتِیۡ (الاحقاف:16) میرے بیوی بچوں کی بھی اصلاح فرما۔ اپنی حالت کی پاک تبدیلی اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد اور بیوی کے واسطے بھی دعا کرتے رہنا چاہئے کیونکہ اکثر فتنے اولاد کی وجہ سے انسان پر پڑ جاتے ہیں اور اکثر بیوی کی وجہ سے۔ دیکھو پہلا فتنہ حضرت آدم پر بھی عورت ہی کی وجہ سے آیا تھا۔ حضرت موسیٰؑ کے مقابلے میں بلعم کا ایمان جو حبط کیا گیا اصل میں اس کی وجہ بھی توریت سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ بلعم کی عورت کو اس بادشاہ نے بعض زیورات دکھا کر طمع دے دیا تھا اور پھر عورت نے بلعم کو حضرت موسیٰ پر بددعا کرنے کے واسطے اُکسایا تھا غرض ان کی وجہ سے بھی اکثر انسان پر مصائب شدائد آجایا کرتے ہیں تو ان کی اصلاح کی طرف بھی پوری توجہ کرنی چاہئے اور ان کے واسطے بھی دعائیں کرتے رہنا چاہئے۔

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 139 ایڈیشن 1984ء)

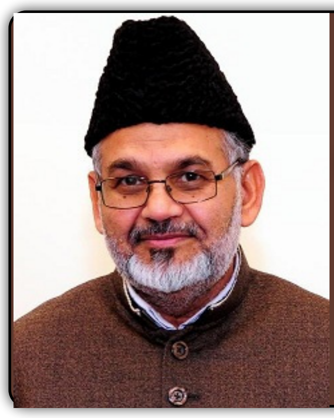

مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ امریکہ

تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

ذاتی تجربات کی روشنی میں

قسط 64

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت 3 مئی 2011ء میں صفحہ A5 پر اس عنوان سے خبر شائع کی ہے کہ

’’کیا ’’اسلام فوبیا‘‘ ختم ہوگیا ہے؟ مسلمان اس وقت یہ امید کر رہے ہیں کہ ان کے ساتھ امتیازی سلوک کو ختم کیا جائے گا۔‘‘

یہ خبر Mr.Neil Nisperos نے دی ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ ریجن میں اسامہ بن لادن کی موت کے اعلان کو سراہا گیا ہے اور اس وقت تک جو خوف ان کو درپیش تھا وہ اب ختم ہوجائے گا۔ کیوں کہ 11 ستمبر 2001ء میں ورلڈ ٹریڈ سینٹر کو اڑانے کا جو واقعہ پیش آیا تھا اس سے مسلمانوں میں خوف وہراس پھیل گیا تھا۔ اتنی خبر کے بعد اخبار نے کچھ لوگوں کے انٹرویوز شائع کئے ہیں جن میں کچھ نوجوان بھی ہیں۔ اور کچھ مسلمانوں کے لیڈرز ہیں۔ آخر پر اخبار نے خاکسار کے حوالہ سے انٹرویو بھی دیا۔ وہ لکھتے ہیں کہ امام شمشاد ناصر جو کہ احمدیہ مسلم جماعت کے اس ریجن میں لیڈر ہیں، کہا ہے کہ وقت کی یہ ایک اہم ضرورت ہے کہ ہم سب میں اتحاد ہوتا کہ ہم سب مل کر دہشت گردی کا مقابلہ کرسکیں۔ یہ دہشت گردی خواہ کسی شکل میں بھی اور کسی جگہ کیوں نہ ہو۔

امام شمشاد ناصر نے مزید کہا کہ اس وقت کی سب سے بڑی اہم بات یہ ہے کہ جاہلیت کی وجہ سے اور کم علمی اور اسلام کی تعلیمات کو نہ سمجھنے کے نتیجے میں جو سلوک غیر مسلم سے کیا جاتا ہے وہ درست نہیں ہے اور اسی طرح اسلام کے اندر بھی بعض فرقے ایسے ہیں جو دوسروں کے ساتھ امتیازی سلوک اور انہیں زدوکوب کرنا روا سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ شیعہ، صوفی اور احمدی مسلمانوں کے ساتھ دیگر مسلمان فرقے امتیازی سلوک کر رہے ہیں اور یہ سب کچھ غلط عقائد اور غلط سوچ کی وجہ سے ایسا سلوک کیا جارہا ہے خصوصاً پاکستان اور انڈونیشیا میں۔

محمد عبدالغفار جو مسلمان ہے اور مسجد احمدیہ سے اس کا تعلق ہے نے بھی کہا ہے کہ جو لوگ زمین پر فساد پھیلاتے ہیں انہیں ضرور سزا ملنی چاہئے۔

ڈیلی پریس نے جو وکٹرول سے شائع ہوتا ہے اپنی اشاعت 4 مئی 2011ء میں سیکشن B کے صفحہ اوّل پر خاکسار کی تصویر کے ساتھ ’’اسلام‘‘ کے عنوان سے خبر شائع کی ہے کہ ’’مسلمان بن لادن کی موت کی وجہ سے کچھ پرسکون نظر آرہے ہیں‘‘

اخبار کے سٹاف رائٹر Tomoya Shimura لکھتے ہیں کہ اسامہ بن لادن کی موت پر میڈیا ملا جلا ردّعمل پیش کر رہا ہے۔ مسجد بیت الحمید کے امام سید شمشاد ناصر نے کہا ہے کہ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اسامہ بن لادن اسلامی تعلیمات کی نمائندگی نہیں کر رہے تھے۔ کیوں کہ اسلام قطعاً دہشت گردی کی تعلیم نہیں دیتا۔ امام شمشاد نے کہا کہ میں صدر امریکہ باراک اوباما سے اس بات پر اتفاق کرتا ہوں کہ ہماری جنگ اسلام سے نہیں ہے۔ اور اسامہ بن لادن مسلمان لیڈر نہیں تھا۔ القاعدہ نے بہت سے ممالک میں خود مسلمانوں کو ذبح کیا ہے۔

اخبار نے خاکسار کا تعارف بھی خبر کے نیچے لکھا ہے کہ امام شمشاد ناصر امریکہ میں 1987ء میں آئے تھے۔ اخبار خاکسار کے حوالہ سے مزید لکھتا ہے کہ امام شمشاد نے کہا ہے کہ ہم سب کو مل کر دہشت گردی کا مقابلہ کرنا ہوگا خواہ وہ کسی جگہ بھی کیوں نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت کی اہم ضرورت اور بات یہ ہے کہ جاہلیت کی وجہ سے اور کم علمی کی وجہ سے اور اسلامی تعلیمات کو نہ سمجھنے کے نتیجے میں جو سلوک غیر مسلموں سے کیا جاتا ہے وہ بالکل درست بات نہیں ہے۔ اور اسی طرح مسلمانوں کے اندر بھی بعض فرقے دوسرے فرقوں کے ساتھ نازیبا اور امتیازی سلوک اور انہیں تکلیف پہنچاتے ہیں جیسے کہ شیعہ، صوفی اور احمدی ہیں۔

ویسٹ سائڈ سٹوری نیوز پیپر نے اپنی اشاعت 5 مئی 2011ء میں ہمارا ایک تبلیغی اشتہار حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انتظار کر رہے ہیں تو وہ آچکے ہیں۔ اس بارے میں مزید معلومات حاصل کریں۔ کتب کے نام اور مسجد کا ایڈریس اور فون نمبر دیا گیا ہے۔

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 29 اپریل 2011ء میں صفحہ 41 پر دو تصاویر کے ساتھ ہماری خبر شائع کی ہے۔ ایک تصویر تمام سامعین پروگرام کی ہے جس میں مارمن چرچ کے لوگ اور جماعت احمدیہ کے افراد ہیں۔ دوسری تصویر میں خاکسار مارمن چرچ کے علاقہ کے پریذیڈنٹ مسٹر Danial Stevenson کو ان کے تعاون پر پلیک دے رہا ہے۔ خاکسار کے ساتھ مکرم عاصم انصاری صاحب اور مکرم مونس چوہدری صاحب بھی کھڑے ہیں۔ خبر کا عنوان ہے۔

’’احمدی مارمن چرچ کی خدمات اور اخوت و محبت کو مثال کے طور پر پیش کرتے ہیں‘‘

اخبار لکھتا ہے کہ 8 اپریل کو جماعت احمدیہ نے ایک پروگرام منعقد کیا جس میں مارمن چرچ کے تعاون کو مثال کے طور پر پیش کیا گیا۔ دونوں مذاہب کی عبادت گاہیں قریب قریب ہیں۔ اس پروگرام میں ڈنر بھی جماعت احمدیہ کی طرف سے پیش کیا گیا جس میں ہر دو طرف سے قریباً 70 لوگ شامل ہوئے۔

ڈنر کے بعد ساؤتھ کیلی فورنیا ریجن کے مبلغ امام سید شمشاد احمد ناصر نے مارمن چرچ کے لوگوں کے تعاون کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقعہ پر امام شمشاد نے صدر مارمن چرچ مسٹر ڈینیل سٹیوون سن کو ان کے تعاون اور خدمات پر پلیک (ٹرافی) بھی پیش کی۔ جس میں قرآن کریم کی آیت لکھی تھی اور خدمات کا تذکرہ تھا۔

امام شمشاد نے اس موقعہ پر مارمن چرچ کے دیگر 3 مزید افراد کو ’’مسلم پریر بک‘‘ بھی تحفۃً دی۔ اس کے بعد امام نے کہا کہ 2003ء میں ہماری مسجد میں بجلی کی تاروں کی وجہ سے اچانک کچن کی طرف سے آگ لگی جس سے مسجد کا بہت سارا حصہ جل کر راکھ ہوگیا۔ یہ وقت ہمارے لئے بہت تکلیف دہ تھا۔ ہماری مسجد عبادت کے لئے بالکل بند ہوگئی تھی۔ اور مارمن چرچ نے جو ہماری مسجد کے بہت ہی قریب واقع تھا۔ ہمیں اپنی پانچوں نمازوں کے لئے چرچ مہیا کر دیا۔ اور ہم ایک لمبے عرصہ تک چرچ میں اپنی پانچوں نمازوں کی ادائیگی (نماز باجماعت) کرتے رہے۔ جب 2007ء میں مسجد کی دوبارہ تعمیر شروع ہوئی تو انہوں نے پھر ہمیں یہ آفر کی۔ اور جو آخر تک جاری رہی اور ہم نمازیں تو مشنری ہاؤس میں جو کہ ایک کرائے کا گھر تھا ادا کر لیتے تھے لیکن نماز جمعہ کے لئے ہمیں دوبارہ چرچ کی بلڈنگ مہیا رہی۔

اس تفصیل کے بعد مارمن چرچ کے صدر جناب ڈینیل سٹیوون سن نے اپنے ریمارکس میں بیان کیا کہ جماعت احمدیہ اور مارمن لوگ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ خدا جس طرح پہلے بولتا تھا اب بھی بولتا ہے (یعنی الہام کرتا ہے)

صدر محترم نے ’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘ سے ایک اقتباس بھی پڑھ کر سنایا جو کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام (مسیح موعود) نے 1896ء میں لکھی تھی۔

اسی طرح مارمن چرچ کے صدر نے یہ بھی بتایا کہ جس طرح جماعت احمدیہ پر مظالم کئے جاتے ہیں اسی طرح ان کے چرچ کے لوگوں پر بھی ظلم کیا گیا ہے۔ انہوں نے احمدیوں پر مظالم کے بیان میں لاہور میں دو احمدی مساجد میں 100 سے زائد شہید ہونے والے احمدیوں کا بھی ذکر کیا۔

پروگرام کے آخر میں مختصراً سوال و جواب بھی ہوئے۔ ایک سوال مارمن چرچ والوں نے یہ کیا کہ ’’اسلام میں عورت کا مقام کیا ہے‘‘ اس کا جواب امام شمشاد نے دیا کہ اسلام میں عورت کا بہت بلند مرتبہ ہے۔ وہ تھرڈ کلاس سٹیزن نہیں ہے جیسا کہ عام لوگوں کا خیال ہے۔ بلکہ وہ ان کے لئے جنت میں جانے کا راستہ ہے۔ اور بچوں کی اعلیٰ تربیت کرکے وہ قوم کو اچھے طریق پر کامیابی کی راہ دکھاتی ہیں۔ اس ضمن میں ایک اور سوال بھی عورتوں کے بارے میں کیا گیا کہ ’’مسلم خواتین‘‘ اپنے سر کو کیوں ڈھانپتی ہیں؟ اس کے جواب کے بعد دعا پر یہ پروگرام ختم ہوا۔

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت 5 مئی 2011ء میں صفحہ 19 میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر کے ساتھ خطبہ جمعہ کا خلاصہ شائع کیا۔ اس خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حکام کی اطاعت کے بارے میں ارشاد فرمایا۔ قرآن کریم کی آیت وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ کی تشریح فرمائی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم میرے بعد بہت سے فتنے دیکھو گے اور ایسے امور دیکھو گے جن کو تم ناپسند کرو گے۔ اس پر صحابہ رضوان اللہ علیہم نے عرض کی پھر ہمارے لئے ایسے مواقع پر کیا ارشاد ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ان کے حقوق ادا کرو خدا تعالیٰ سے اپنے حقوق کے لئے دعا کرو۔

(بخاری کتاب الفتن)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک اور حدیث بھی بیان فرمائی جس کے راوی حضرت ابن عباسؓ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے اگر کوئی اپنے امیر کے بارے میں ناپسندہ بات دیکھتا ہے تو وہ اس پر صبر کرے کیوں کہ جو جماعت سے الگ ہوا وہ جاہلیت کی موت مرا۔

(بخاری کتاب الفتن)

آپ نے ایک اور حدیث پیش کی۔ ایک صحابی نے تین مرتبہ ایک سوال دریافت فرمایا۔ کہ اگر ہمارے والی اور امراء ہم سے اپنے حقوق تو

مانگیں لیکن ہمیں ہمارے حقوق نہ دیں۔ (یعنی اپنی ذمہ داریاں رعایا کے بارے میں پوری نہ کریں) تو ہم کیا کریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کی سنو اور ان کی اطاعت کرو جس بات کے تم ذمہ دار ہو اس کے بارے میں تم سے پوچھا جائے گا اور جن امور کے وہ ذمہ دار ہیں ان کے وہ ذمہ دار ہیں یعنی تم اپنی ڈیوٹی ادا کرتے چلے جاؤ۔ (سن کر اطاعت کرنے کی) باقی اپنے اعمال کے وہ خدا کے حضور جواب دہ ہیں۔

(مسلم کتاب الامارہ)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس ضمن میں مزید قرآنی آیات اور احادیث نبویہؐ سے اس مضمون کو واضح فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم تو یہ ہے کہ اگر آپ پر کوئی حبشی منقی کے سر جیسا غلام بھی حاکم بنایا جائے پھر بھی اس کی اطاعت کرنی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ کہ اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں کرتا۔

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 6 مئی 2011ء میں صفحہ 7 پر ایک مختصراً ہماری خبر شائع کی ہے جس میں خاکسار کے حوالہ سے بتایا ہے کہ دہشت گردی اور انتہاء پسندی کے خلاف پُرعزم طریقے سے جدوجہد جاری رکھنے کی ضرورت ہے۔ اگر انتہاء پسندی پر قابو نہ پایا گیا تو عدم برداشت کا رویہ دہشت گردی میں تبدیل ہوسکتا ہے۔ امام شمشاد نے کہا کہ ہمیں متحد ہو کر دہشت گردی کی برائی کا مقابلہ کرنا ہوگا تا کہ اقتصادی، سیاسی اور انسانی حقوق کے فقدان کی وجہ سے پیدا ہونے والے مسائل کا فوری حل تلاش کیا جاسکے۔

انہوں نے مزید کہا کہ جہالت، عدم برداشت اور تشدد کا نشانہ غیرمسلم ہی نہیں اسلام کے اندر موجود فرقوں مثلاً شیعہ اور صوفی بھی بن رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انتہاء پسندی پر مبنی برسوں کی تعلیم انڈونیشیا اور پاکستان جیسے ملکوں کے غریب اور کم تعلیم یافتہ افراد کو متاثر کر رہی ہے اور اس کی وجہ سے مسلمان ملکوں میں تحفظ ناموس رسالت جیسے سخت قوانین بن چکے ہیں۔ جو مقابلۃً کمزور فرقوں کے خلاف استعمال کئے جاتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے۔ ہماری جماعت نے 120سال قبل پرامن اور دانشورانہ جہاد کی راہ اختیار کی ہے۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 6 مئی 2011ء میں صفحہ 13 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ''مفتی حرم کے دلچسپ فتوے'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس مضمون کا خلاصہ اس سے قبل دیگر اخبارات کے حوالہ سے پہلے آچکا ہے۔

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 6 تا 12 مئی 2011ء میں صفحہ 14 پر حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک خطبہ جمعہ فرمودہ 15 اپریل 2011ء کا خلاصہ حضور انور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس کی ہیڈ لائن اس طرح ہے۔

''نیک نتائج اسی کام کے ظاہر ہوتے ہیں اور برکت اسی میں پڑتی ہے۔ جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدات ہوتی ہیں۔ نور آسمان سے اسی دل پر اترتا ہے جو فنا کی آگ سے جلایا جاتا ہے۔ اگر تم مخلص ہو تو تقویٰ اور نیکی پر ایک دوسرے کے مددگار بن جاؤ اور خدا سے بہتری کی دعا مانگو۔''

آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ''الھدیٰ'' سے کچھ اقتباسات بھی پیش کئے جن میں آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ لوگوں میں بگاڑ پیدا ہوگیا ہے، نیکی نایاب ہوگئی ہے، نہ اخلاق رہے اور نہ ہمدردی، لوگوں پر مہربانی نہیں کرتے بلکہ تکلیفیں دیتے ہیں، بددیانتی اور بے حیائی کا لباس پہنا ہوا ہے۔ بادشاہ اور امراء اس زمانہ کے، دنیا کی طرف جھک گئے ہیں وہ فانی لذات کے حصول کے لئے خزانے خرچ کر ڈالتے ہیں اور اپنی رعیت اور قوم کی خبرگیری کو ادا نہیں کرتے اور متقی نہیں بنتے۔ بیت المال کو باپ دادوں سے وراثت میں آیا ہوا مال سمجھتے ہیں اور رعایا پر اسے خرچ نہیں کرتے...... اگر تم ان کے فیصلوں پر اطلاع پاؤ تو تمہارے رونگٹے کھڑے ہوجائیں۔ سوایسے لوگوں کو خدا سے کیوں کر مدد ملے۔ جب کہ ان کے ایسے پُرمعصیت اور برے اعمال ہوں۔ اسی سبب سے آسمان کی نصرت ان کا ساتھ نہیں دیتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عوام الناس کو مخاطب کر کے فرمایا کہ سو تم اگر نیکوکار ہو تو بادشاہ بھی تمہارے لئے صالح بنائے جائیں گے۔ اس لئے متقی کے لئے خدا تعالیٰ کی ایسی ہی سنت ہے اور بادشاہوں کی مدح سرائی سے باز آؤ اور اگر ان کے خیرخواہ ہو تو ان کے لئے استغفار پڑھو۔ سو اگر مخلص ہو تو تقویٰ اور نیکی پر ایک دوسرے کے مددگار بن جاؤ اور انہیں ان کی بدکرداریوں پر آگاہ کرو۔ اور لغویات پر انہیں اطلاع دو۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تم ان کی اطاعت کو چھوڑ کر ان سے جنگ و جدال کرو بلکہ خدا سے ان کی بہتری مانگو کہ وہ باز آجائیں۔

پھر حضرت مسیح موعودؑ نے ان لوگوں کا کچھ حال پیش فرمایا ہے۔ جو اپنے آپ کو دین کا ذمہ دار ٹھہراتے ہیں۔ فرمایا:۔

''یاد رکھو کہ ان فتنوں کا علاج آسمان میں ہے نہ کہ لوگوں کے ہاتھوں میں۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ وقت امام کے ظہور کا نہیں جب کہ بے دینی اور جہالت اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو۔ اسلام پر حملے ہو رہے ہیں۔ بلائیں جان ہی نہیں چھوڑ رہیں۔ دراصل لوگ خدا کی نصیحت اور قرآن کریم کی ہدایت کو بھول چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان متفرق لوگوں کو صرف آسمانی صور پھونک کر ہی زندہ فرمائے گا۔ اور حقیقی صور ان کے دل ہیں جن میں مسیح موعودؑ کے ذریعہ پھونکا جائے گا اور لوگ ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوجائیں گے۔ یہی خدا کی سنت ہے کہ جس قوم کی اصلاح کا ارادہ کرتا ہے۔ اس میں سے ایک شخص کو مبعوث کر دیتا ہے۔''

پاکستان ایکسپریس نے بھی اپنی اشاعت 6 مئی 2011ء میں صفحہ 11 پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مندرجہ بالا خطبہ جمعہ کا خلاصہ انہی الفاظ میں جو اوپر درج ہو چکا ہے پورے ایک صفحہ پر شائع کیا ہے۔

ہفت روزہ نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 6 تا 12 مئی 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ''کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰن'' خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس قسط نمبر 2 میں خاکسار نے کتاب ''کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰن'' سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو قرآنی تعلیمات کے ساتھ پیش کیا ہے۔ اس قسط میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازوں کے بارے میں کہ قرآنی ارشاد کے مطابق کیسے التزام و اہتمام فرماتے۔ خواہ بیمار بھی ہوتے۔ پھر بھی نماز باجماعت کا اہتمام فرماتے اور مسجد نبوی میں تشریف لاتے اور نماز پڑھاتے۔ لمبی نماز نہ پڑھاتے تھے تا بیمار اور بچوں والوں کو کوئی پریشانی نہ ہو۔ اگر کھانا بھی کھا رہے ہوتے۔ یا مجلس لگی ہوتی۔ جوں ہی نماز کی اطلاع ملتی۔ سب کچھ چھوڑ کر مسجد چلے جاتے۔ پھر آپ کے جہاد فی سبیل اللہ کی حقیقت بیان کی گئی ہے۔ صرف یہی نہیں آپ نے بیوہ اور مساکین کی خدمت کو بھی جہاد قرار دیا اور آپ کی بیوگان اور مسکینوں کی خدمت کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اگر قرآن کریم نے صبر کی تعلیم فرمائی ہے تو آپ نے صبر کا اعلیٰ مقام اور اس کی مثال قائم فرمائی۔ پھر اگر قرآن کہتا ہے کہ اگر تمہیں کوئی تحفہ دے تو تم ویسا ہی یا اس سے بہتر دو کی مثال بھی آپ ہی نے قائم فرمائی۔

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 13 مئی 2011ء میں صفحہ 13 پر ''کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰن'' کی پہلی قسط شائع کی ہے۔ جس کا خلاصہ اس سے قبل گزر چکا ہے۔

انڈیا ویسٹ نے اپنی اشاعت 13 مئی 2011ء میں صفحہ B20 پر ایک تصویر کے ساتھ ''مسیح موعود ڈے'' جلسہ کی خبر شائع کی ہے۔ تصویر میں ''مسیح موعود'' کا بینر لگا ہوا ہے۔ اور ہیڈ ٹیبل پر مکرم چوہدری جلال الدین احمد صدر جماعت لاس اینجلس ویسٹ، ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب نائب امیر امریکہ، خاکسار سید شمشاد احمد ناصر مبلغ علاقہ اور مکرم عاصم انصاری صدر جماعت ان لینڈ ایمپائر تقریر کرتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔ خبر میں سٹاف رپورٹر کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ''مسلم یوم مسیح موعود منا رہے ہیں'' اخبار لکھتا ہے کہ عالمگیر جماعت احمدیہ کے ممبران اور کیلی فورنیا میں ان کی برانچ کے احباب مسجد بیت الحمید میں 27 مارچ کو اکٹھے ہوئے اور جلسہ یوم مسیح موعود منایا۔ انہوں نے بتایا کہ 19 ویں صدی میں جو مرزا غلام احمد قادیانی ہندوستان میں آئے تھے وہ اس زمانے کے مسیح موعود اور امام مہدی ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی اطلاع کے مطابق عین ضرورت کے وقت تشریف لائے ہیں۔

اس جلسہ کے موقع پر مقررین نے حاضرین کو اس بات کی طرف خصوصی توجہ دلائی کہ وہ جماعت کی تعلیمات پر پوری طرح عمل پیرا ہوں اور عملی زندگی کو دوسروں کے لئے نمونے بنائیں اور اسلام کی مثبت تصویر کو دنیا کے سامنے پیش کریں۔

ہفت روزہ نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 13 تا 19 مئی 2011ء میں صفحہ 14 پر حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک خطبہ جمعہ فرمودہ 29 اپریل 2011ء کا خلاصہ حضور انور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس خطبہ میں حضور انور نے ان امور کی طرف توجہ دلائی۔ اخبار نے یہ ہیڈ لائن بنائی۔

''حق کی تلاش میں مبشر خوابوں کی بناء پر نور ہدایت پانے والوں کے بعض ایمان افروز واقعات''

اللہ تعالیٰ ان سعید فطرتوں کی راہنمائی فرماتا ہے جو حق کی تلاش میں سنجیدہ ہیں چاہئے کہ جو انوار و برکات آسمان سے اتر رہے ہیں اس کی قدر کریں کہ وقت پر ان کی دستگیری ہوئی''

حضورؑ نے فرمایا کہ حق کی تلاش کرنے والوں کو اس طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں لیکن شرط یہ ہے کہ خالی الذہن ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں تو یقیناً اللہ تعالیٰ راہنمائی فرمائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب نشان آسمانی میں یہ طریق بھی بتایا ہے کہ توبۃ النصوح کر کے رات کو دو رکعات نماز پڑھو۔ پہلی رکعت میں سورۃ یٰسین پڑھے، دوسری رکعت میں 21 مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے پھر بعد اس کے تین مرتبہ درود شریف اور تین سو مرتبہ استغفار پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی مدد چاہیں کہ اے اللہ تو پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے مجھ پر حق آشکار کر دے۔ آپ نے فرمایا لیکن اگر دل بغض سے بھرا ہوا ہو، بدظنی غالب ہو تو پھر شیطانی خیالات ہی آئیں گے اور حق کی جستجو باطل ہوگی۔

امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ نے مزید

فرمایا کہ بہت سے سعید فطرت ہیں جو اس نسخے کو آزماتے ہیں آج بھی اس زمانے میں اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعودؑ کی سچائی کو ثابت کرنے کے لئے ان لوگوں کی راہنمائی فرماتا چلا جارہا ہے۔ جو حق کی تلاش میں سنجیدہ ہیں۔ چنانچہ بہت سے ملکوں میں خدا تعالیٰ نے خوابوں کے ذریعہ لوگوں کی راہنمائی فرمائی اور وہ احمدیت میں شامل ہوگئے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:''میں دیکھتا ہوں اور آپ بھی دیکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اب تک زندہ رکھا ہے۔ اور میری جماعت کو بڑھایا ہے۔''

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:''اب وقت آ گیا ہے کہ پھر اسلام کی عظمت اور شوکت ظاہر ہو اور اس مقصد کو لے کر میں آیا ہوں چاہئے کہ جو انوار اور برکات آسمان سے اتر رہے ہیں اس کی قدر کریں اور اللہ تعالیٰ کا شکر کریں کہ وقت پر ان کی دستگیری ہوئی اور خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق اس مصیبت کے وقت ان کی نصرت فرمائی لیکن اگر وہ خدا تعالیٰ کی اس نعمت کی قدر نہ کریں گے تو خدا تعالیٰ ان کی کچھ پروا نہ کرے گا۔ وہ اپنا کام کر کے رہے گا۔''

نیو یارک عوام نے اپنی اشاعت 13 تا 19 مئی 2011ء میں صفحہ 16 پر مندرجہ بالا خطبہ جمعہ کا خلاصہ حضور انور کی تصویر کے ساتھ انہی الفاظ میں پورے ایک صفحہ پر شائع کیا ہے۔

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 13 مئی 2011ء میں صفحہ 21 پر ہماری ایک خبر شائع کی ہے۔ جس میں خاکسار کے حوالہ سے بتایا گیا ہے کہ ''انصاف کا بول بالا ہوا۔'' جب اسامہ بن لادن کو مارا گیا۔

امام شمشاد نے مزید کہا کہ ہمیں جہالت ختم کر کے صحیح اسلامی تعلیمات سے لوگوں کو آگاہ کرنا چاہئے۔ اسلام کی تعلیم یہ نہیں کہ خون بہاؤ اور معصوم لوگوں پر ظلم کرو۔ اسلام برداشت، اخوت اور بھائی چارے کی تعلیم دیتا ہے۔ اور ہر قسم کی دہشت گردی کو کلیۃً ردّ کرتا ہے۔

امام شمشاد نے مزید کہا کہ 1974ء میں پاکستان میں بعض ایسے قوانین بنائے گئے جن کی بناء پر اقلیتی فرقوں پر بہیمانہ سلوک کیا جارہا ہے۔

نیو یارک عوام نے اپنی اشاعت 13 تا 19 مئی 2011ء میں صفحہ 12 پر ''کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰن'' کی قسط خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کی ہے۔ اس قسط کا خلاصہ اس سے قبل شائع ہو چکا ہے۔

الانتشار العربی نے اپنی اشاعت 18 مئی 2011ء میں صفحہ 19 پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک خطبہ جمعہ کا خلاصہ عربی سیکشن میں حضور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔

اس کی ہیڈلائن اخبار نے یہ لکھی ہے۔''لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ'' یہ حدیث قدسی ہے۔ جو ہمارے پیارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں ہے۔ اس خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارفع مقام اور شان کے بارے میں تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے بیان کیا کہ یہ صحیح حدیث قدسی ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے تمام زمانوں اور جہانوں کے لئے مبعوث کیا گیا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے انسان بڑے بڑے ارفع و اعلیٰ مدارج خدا تعالیٰ کے حضور سے پا سکتا ہے۔ ''دَنَا فَتَدَلّٰی'' قرآنی آیت کی تشریح بھی فرمائی۔ اسی طرح ''وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ'' ''قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا'' ''بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کی وضاحت کے ساتھ ساتھ آپ نے صلح حدیبیہ کا ذکر، تفصیل اور شرائط بھی بیان کیں۔

حضور نے آیت قرآنی فَاصْبِرْ عَلٰی مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ (ق 41)۔ لوگوں کی ایذاء رسانیوں پر آپ کا استقلال، صبر اور ہمت کا بیان فرمایا۔ سورۃ الاحقاف آیت 37 اور الحجرات آیت 8 وَقَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الَّذِیْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ سے آپ کا صبر دشمن کی ایذاء رسانیوں پر بیان فرمایا۔

سورۃ الفرقان کی آیت وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا اور سورہ آل عمران کی آیت 188۔ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْۤا اَذًى كَثِيْرًا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ بیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ارفع شان بیان کرتے ہوئے دشمنوں کی ایذاء رسانیوں پر آپؐ کے مقام صبر کا بیان فرمایا۔

رپورٹ: حافظ مصور احمد مزمل۔ نمائندہ روزنامہ الفضل آن لائن۔ سینیگال

پانچویں فضل عمر تربیتی کلاس

خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ سینیگال

منعقدہ 1 تا 15 ستمبر 2022ء

ملک کے 8 ریجنز میں سے 123 خدام و اطفال فضل عمر تربیتی کلاس میں شامل ہوئے۔

تعداد خدام۔67

تعداد اطفال۔56

مؤرخہ 1 ستمبر 2022ء کو بعد نماز عصر تربیتی کلاس کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی جس میں حافظ عبدالقادر باء صاحب نے تلاوت قرآن کریم پیش کی اور محمد و جالو صاحب نے ترجمہ فرنچ پڑھا اور اس کے بعد اطفال نے عربی قصیدہ در مدح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا اس کے بعد نائب صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے خدام و اطفال کا عہد دہرایا جس کے بعد امیر و مشنری انچارج صاحب سینیگال نے طلباء سے خطاب فرمایا اور دعا کروائی جس کے بعد باقاعدہ تربیتی کلاس کا آغاز ہوگیا۔

دوران کلاس ہر روز نماز تہجد باجماعت ادا کی جاتی رہی اور نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد درس بھی باقاعدگی سے ہوتا رہا اور جمعہ کو حضور انور کے خطبہ کے لئے بھی انتظام کیا جاتا رہا۔

دوران کلاس خدام اور اطفال کو ہر روز یسرنا قرآن، ناظرہ قرآن کریم پڑھایا جاتا رہا اور چند سورتیں حفظ بھی کروائی گئیں۔ اس کے علاوہ چند احادیث اور دعائیں اور عربی قصیدہ (يَا عَيْنَ فَيْضِ اللّٰهِ وَالْعِرْفَانِ) کے پہلے دس اشعار حفظ کروائے گئے اسی طرح خدام اور اطفال کو ان کے عہد بھی یاد کروائے گئے۔ اس کے علاوہ درج ذیل عناوین پر خدام اور اطفال کو لیکچرز دیئے گئے۔

نماز پڑھنے کا مکمل طریقہ، اذان، اقامت اور اذان کے بعد کی دعا حفظ کروائی، تاریخ اسلام، سیرت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور سیرت اصحاب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام و سیرت خلفائے احمدیت، خلافت احمدیہ کا تعارف، جلسہ سالانہ کا تعارف، یوم مسیح موعود اور یوم مصلح موعود کا تعارف، تحریک جدید اور وقف جدید کا تعارف، خدام اور اطفال کی ذمہ داریاں۔

دوران کلاس تین معلمین سلسلہ طلباء کو پڑھانے اور ان کی تربیت کی ذمہ داریاں ادا کرتے رہے جو کہ 15 دن مشن میں تمام طلباء کے ہمراہ رہے۔ جن کے اسماء درج ذیل ہیں۔

آدم کا صاحب، والی جان صاحب، مالک تانبا صاحب

دوران کلاس ہر روز طلباء نماز عصر کے بعد فٹبال کی گیم بھی کرتے رہے۔

دوران کلاس طلباء نے مشن ہاوس میں وقار عمل بھی کیا اور مشن ہاوس کو صاف اور خوبصورت بنانے کے لئے خاصی سعی کی۔

دوران کلاس مورخہ 14 ستمبر کو تمام خدام اور اطفال کو ڈاکار کے دو معروف مقامات مونیا اور لیک روز (Lack Rose) جس کی خاصیت یہ ہے کہ اس جھیل کے ایک لیٹر پانی میں 400 گرام نمک ہے) پر پکنک پر بھی لے جایا گیا۔

15 دن کی کلاس کے بعد تمام خدام اور اطفال کا ایک تحریری امتحان بھی ہوا جس میں پہلی پانچ پوزیشن حاصل کرنے والے خدام اور اطفال کو اختتامی تقریب میں انعام سے نوازا گیا اور اس کے علاوہ تمام شاملین کو سند شرکت سے نوازا گیا۔

مؤرخہ 15 ستمبر 2022ء کو فضل عمر تربیتی کلاس کی اختتامی تقریب منعقد ہوئی جس میں ابو باء صاحب نے تلاوت قرآن کریم پیش کی اور مصطفیٰ امبوج صاحب نے ترجمہ فرنچ پیش کیا اس کے بعد نائب صدر صاحب نے اطفال اور خدام کا عہد دہرایا جس نے بعد اطفال نے اردو نظم پیش کی اور خدام نے عربی قصیدہ پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم استاذ والی جان صاحب نے فضل عمر تربیتی کلاس کی رپورٹ پیش کی جس کے بعد اول آنے والے خدام اور اطفال کو مہمان خصوصی مکرم محمد عارف گل صاحب (مشنری ٹوگو) نے انعامات سے نوازا۔ اس کے بعد تمام طلباء کو سند شرکت سے نوازا گیا آخر پر مہمان خصوصی صاحب نے طلباء سے مختصر خطاب فرمایا اور اختتامی دعا کروائی اور اس طرح یہ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔

رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ایڈیشنل وکیل التبشیر اسلام آباد برطانیہ

سیّدنا امیرالمؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ امریکہ 2022ء

قسط 1

26ستمبر 2022ء بروز سوموار

آج کا دن جماعت احمدیہ امریکہ کی تاریخ میں ایک تاریخ ساز اور انتہائی مبارک دن ہے۔حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امریکہ کے لیے اپنا پانچواں سفر اختیار فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے امریکہ کا پہلا سفر 16 جون تا 24جون 2008ء میں اختیار فرمایا تھا۔ پھر چار سال بعد 2012ء میں حضور انور امریکہ تشریف لے گئے تھے اور 16جون تا 3جولائی امریکہ میں قیام رہا۔ اسی سفر کے دوران 27جون 2012ء کو حضور انور نے کیپیٹل ہل میں اپنا تاریخ ساز خطاب فرمایا تھا۔

بعد ازاں اگلے ہی سال حضور انور نے امریکہ کے مغربی علاقہ (West Coast)لاس اینجلس کا سفر اختیار فرمایا تھا۔اس سفر میں حضور انور کا قیام 4 مئی تا 15مئی تک رہا اور مختلف پروگراموں کا انعقاد ہوا۔ پھر سال 2018ء میں حضور انور نے امریکہ کا چوتھا سفر اختیار فرمایا۔ یہ سفر 15اکتوبر سے 5نومبر کے عرصہ پر مشتمل تھا۔اس سفر میں حضور انور دو سے تین روز کے لیے گوئٹے مالا بھی تشریف لے گئے تھے۔

آج اس پانچویں سفر اور حضور انور کے اس انتہائی مبارک دورہ کا آغاز امریکہ کے شہر زائن (Zion) سے ہو رہا ہے۔

26ستمبر بروز سوموار ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔حضور انور کو الوداع کہنے کے لیے احباب جماعت مرد و خواتین جمع تھے۔حضور انور نے دعا کروائی اور اپنا ہاتھ ہلا کر سب کو السلام علیکم کہا۔ بعد ازاں ایر پورٹ کے لیے روانگی ہوئی۔قریباً ایک بج کر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ہیتھرو ایر پورٹ پر پہنچے اور سپیشل لاؤنج میں تشریف لے گئے۔

حضور انور کی آمد سے قبل ایک سپیشل انتظام کے تحت سامان کی بکنگ اور بورڈنگ کارڈز کے حصول کی کاروائی مکمل ہو چکی تھی۔ ایر پورٹ پر حضور انور کو الوداع کہنے کے لیے مکرم رفیق حیات صاحب امیر جماعت یو کے، مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب نائب صدر انصار اللہ یو کے اور مکرم میجر محمود احمد افسر حفاظت خاص، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ آئے تھے۔

جماعت احمدیہ امریکہ نے سفر کے تعلق میں بعض امور کی تکمیل کے لیے دو افراد مکرم منعم نعیم چئیر مین ہیومینٹی فرسٹ امریکہ اور مکرم ڈاکٹر تنویر احمد پر مشتمل وفد لندن بھجوایا تھا۔ امریکہ سے آنے والے یہ دونوں احباب بھی اس سفر میں قافلہ کے ساتھ شامل تھے۔

دو بج کر پینتالیس منٹ پر ایک خصوصی پروٹوکول انتظام کے تحت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز پر سوار ہوئے۔

یونائیٹڈ ایر لائن کی پرواز UA959 تین بج کر بیس منٹ پر ہیتھرو ایر پورٹ لندن سے شکاگو (امریکہ) کے لیے روانہ ہوئی۔قریباً ساڑھے آٹھ گھنٹے کی مسلسل پرواز کے بعد شکاگو کے مقامی وقت کے مطابق پانچ بج کر 53منٹ پر جہاز شکاگو کے O,Hareانٹرنیشنل ایر پورٹ پر اترا۔ (شکاگو (امریکہ) کا وقت برطانیہ کے وقت سے 6 گھنٹے پیچھے ہے)

امیر صاحب یو ایس اے مکرم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب اور نائب امیر یو ایس اے مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ نے جہاز کے دروازہ پر حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

یونائیٹڈ ائیرلائن کے ٹرمینل 5پر شکاگو کے اسسٹنٹ مینیجر Mr:Chris Sances، شکاگو ایر پورٹ اتھارٹی کے مینیجر MR:Ben Sipiore، لوکل پولیس چیف اور کسٹم بارڈر پٹرول VIPریسیپشن انچارج Mr:Parisiنے بھی جہاز کے دروازہ پر حضور انور کا استقبال کیا اور ایک خاص پروٹوکول انتظام کے تحت حضور انور کو ایک خصوصی لاؤنج میں اپنے ساتھ لے کر آئے۔

لاؤنج میں مکرم وسیم ملک نائب امیر امریکہ، مکرم امجد محمود خان ایڈیشنل سیکرٹری امور خارجہ نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ لاؤنج میں مکرمہ صاحبزادی امۃ المصور صاحبہ اہلیہ مکرم امیر صاحب یو ایس اے نے حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلّہا العالی کو خوش آمدید کہا۔ اسی لاؤنج میں امیگریشن آفیسر نے آ کر پاسپورٹ دیکھے۔

چھ بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایر پورٹ سے باہر تشریف لائے تو مکرم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب نائب امیر یو ایس اے، مکرم اظہر حنیف نائب امیر و مبلغ انچارج یو ایس اے، مکرم مختار احمد ملہی نیشنل جنرل سیکرٹری، مکرم ڈاکٹر بلال رانا نیشنل سیکرٹری امور عامہ، ملک بشیر احمد نیشنل امین، مکرم سید شمشاد احمد ناصر مبلغ ساؤتھ ورجینیا اور مکرم ارشاد احمد ملہی مبلغ شکاگو نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کرتے ہوئے خوش آمدید کہا۔

ایر پورٹ سے Zion جماعت کے مرکز ’’مسجد فتح عظیم‘‘ کے لیے روانگی تھی۔ ٹرمینل 5شکاگو ایر پورٹ کے اسسٹنٹ مینیجر حضور انور کے ساتھ تھے۔موصوف نے لاؤنج میں اپنی خواہش کا اظہار کر کے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی تھی۔ جب حضور انور ایر پورٹ سے باہر گاڑی میں بیٹھ رہے تھے تو یہ مینیجر حضور انور کی گاڑی کے پاس کھڑے تھے اور ان کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ کہنے لگے کہ آج میری ساری زندگی کا ایک روحانی تجربہ ہے۔ پتہ نہیں کہ دنیا میں میری کون سی نیکی کام آئی ہے کہ مجھے اتنی بڑی روحانی شخصیت سے ملنے کا موقع ملا ہے اور مجھے اس شخصیت کی قربت نصیب ہوئی ہے اور مجھے اتنی بڑی جزاء ملی ہے۔آج کا واقعہ ساری زندگی یاد رکھنے والا واقعہ ہے۔

شکاگو ایر پورٹ اتھارٹی ٹرمینل 5کے مینیجر Mr:Ben Sipiora نے بھی اپنی خواہش کا اظہار کر کے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔ موصوف ان دنوں رخصت پر تھے۔ جب ان کو علم ہوا کہ خلیفۃ المسیح آ رہے ہیں تو انہوں نے اپنی رخصت منسوخ کر دی اور حضور انور کے استقبال اور حضور انور سے ملنے کے لیے آ گئے۔ کہنے لگے کہ جب حضور سال 2012ء میں شکاگو آئے تھے تو اس وقت میں مل نہ سکا تھا۔ آج علم ہونے پر میں اپنی رخصت ختم کر کے آیا ہوں۔حضور انور کو دیکھنے اور ملنے آیا ہوں۔

چھ بج کر چالیس منٹ پر ایر پورٹ سے روانہ ہو کر قریباً ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد سات بج کر چالیس منٹ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا زائن جماعت میں ورود مسعود ہوا۔

مسجد ’’فتح عظیم‘‘ کو بجلی کے رنگ برنگے قمقموں سے سجایا گیا تھا جس کے باعث مسجد کے ارد گرد کا وسیع احاطہ بھی روشن تھا۔ اپنے پیارے آقا کے استقبال اور حضور انور کے چہرہ مبارک کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے امریکہ کے اس خطہ کے دور دراز شہروں اور بستیوں میں آباد حضور انور کے عشاق سینکڑوں کی تعداد میں صبح سے ہی یہاں پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ مرد و خواتین، بچوں اور بوڑھوں کا ایک ہجوم تھا جو اپنے پیارے آقا کی زیارت کے لیے بیتاب تھا۔

زائن کی جماعت کے علاوہ یہ عشاق آسن، بالٹی مور، بوسٹن، بروکلین، بے پوائنٹ، سنٹرل جرسی، شکاگو، کولمبس۔ ہوائی ڈیٹن، ڈیٹرائٹ، ڈلاس، اٹلانٹا، ہارٹ فورڈ، ہیوسٹن، انڈیانا، کنساس سٹی، سیاٹل، سینٹ لوئیس، لانگ آئی لینڈ، میری لینڈ۔ آئیووا، میامی، ملواکی، نارتھ جرسی، نارتھ ورجینیا، پورٹ لینڈ، نیو یارک، واشنگٹن، رچمنڈ، سیکرا منٹو، فلاڈلفیا، پٹسبرگ، فینکس، اوشکوش، اورلینڈو، سینٹ پال، ساؤتھ

ورجینیا، توسان، ولنگبرو، یارک اور سرا کیوز کی جماعتوں سے بھی آئے تھے۔

پھر بعض جماعتوں سے احباب بڑے لمبے اور طویل سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لیے زائن پہنچے تھے۔

الاباما سے آنے والے 782 میل، شارلٹ سے آنے والے 813 میل، بروکلین سے آنے والے 839 میل، البانی سے آنے والے 864 میل اور ڈلاس سے آنے والے 961 میل کا سفر طے کر کے زائن پہنچے تھے۔

اسی طرح لاس ویگاس سے آنے والے احباب 1778 میل، توسان سے آنے والے 1784 میل، سیاٹل سے آنے والے 2014 میل، لاس اینجلس سے سفر کر کے آنے والے 2044 میل اور سیکرامنٹو کی جماعت سے آنے والے احباب 2072 میل کا طویل سفر کر کے اپنے پیارے آقا کے دیدار اور استقبال کرنے کے لیے زائن پہنچے تھے۔

ان احباب اور خواتین میں سے ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی تھی جنہوں نے اپنی زندگی میں پہلی بار حضور انور کا دیدار کرنا تھا اور اپنے پیارے آقا کو اتنے قریب سے دیکھنا تھا۔ ان کا ایک ایک لمحہ بڑی بیتابی سے گزر رہا تھا۔ MTA کے کیمرے استقبال کے اس سارے منظر کو فلما رہے تھے۔ ہر ایک کی نظر اس بیرونی گیٹ پر لگی ہوئی تھی جہاں سے کسی وقت بھی حضور انور کی گاڑی اس احمدیہ سینٹر میں داخل ہونے والی تھی۔

آخر وہ انتہائی بابرکت اور ہر ایک کے لیے یادگار اور تاریخ ساز لمحہ آپہنچا اور ٹھیک سات بج کر 35 منٹ پر حضور انور کی گاڑی بیرونی گیٹ سے اندر داخل ہوئی۔ حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ دوسری طرف بھی احباب کے ہاتھ بلند ہو گئے۔ حضور انور اپنے عشاق کو دیکھ رہے تھے اور ان عشاق اور خلافت کے فدائی پروانوں کی نظریں اپنے محبوب امام کے چہرہ مبارک پر لگی ہوئی تھیں۔ بہتوں کی آنکھوں میں آنسو امڈ آئے تھے۔ احباب نعرے بلند کر رہے تھے۔ خواتین ایک دوسرے احاطہ میں تھیں۔ حضور انور اپنے عشاق کے درمیان سے گزرتے ہوئے خواتین کی طرف تشریف لائے اور اپنا ہاتھ بلند کرتے ہوئے السلام علیکم کہا، ہر طرف سے وعلیکم السلام کی آوازیں بلند ہوئیں۔ خواتین اور بچیاں اپنے ہاتھ ہلاتی ہوئی اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہہ رہی تھیں۔ آج زائن (Zion) کی سرزمین پر بھی عشق و محبت کی نئی داستان رقم ہو رہی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے قیام کا انتظام ''مسجد فتح عظیم'' کے بیرونی احاطہ میں واقع گیسٹ ہاؤس میں کیا گیا تھا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آٹھ بج کر دس منٹ پر حضور انور نے مسجد فتح عظیم تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔

جماعت احمدیہ کی تاریخ میں سال 1920ء کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد پر لندن سے حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحبؓ امریکہ کے پہلے مبلغ کے طور پر 26 جنوری 1920ء کو برطانیہ کی بندرگاہ Liver Pool سے روانہ ہوئے اور 21 دن کے سفر کے بعد 15 فروری 1920ء کو امریکہ کی بندرگاہ فلاڈلفیا پر اترے لیکن آپ کو ملک کے اندر داخل ہونے سے روک

دیا گیا اور فیصلہ کیا گیا کہ آپ جس جہاز میں آئے ہیں اسی سے واپس چلے جائیں۔

حضرت مفتی محمد صادقؓ نے اس فیصلہ کے خلاف محکمہ آبادکاری واشنگٹن میں اپیل کی۔ اس پر آپؓ کو سمندر کے کنارے ایک مکان میں بند کر دیا گیا اور قید کر دیا گیا۔ اس مکان سے باہر نکلنے کی ممانعت تھی مگر چھت پر ٹہل سکتے تھے۔ اس کا دروازہ دن میں صرف دو مرتبہ کھلتا تھا۔

اس مکان میں کچھ یورپین بھی نظر بند تھے۔ حضرت مفتی صاحبؓ نے موقع سے فائدہ اٹھا کر اپنے ساتھی قیدیوں کو تبلیغ کرنا شروع کر دی جس کے نتیجہ میں دو ماہ کے اندر پندرہ قیدیوں نے اسلام قبول کر لیا۔

امریکہ کی سرزمین پر بیعت کرنے والے پہلے احمدی کا نام Mr:R.I.Rochford تھا۔ اس کے علاوہ بیعت کرنے والوں کا تعلق Jamaica، برٹش گیانا، پولینڈ، رشیا، جرمنی، Azre's، بیلجیم، پرتگال، اٹلی اور فرانس سے تھا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو جب یہ اطلاع ملی کہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کو امریکہ میں قید کر دیا گیا ہے تو آپؓ نے امریکی حکومت کے اس رویہ پر سخت افسوس کا اظہار ہوئے فرمایا:

''امریکہ جسے طاقتور ہونے کا دعویٰ ہے اس وقت تک اُس نے مادی سلطنتوں کا مقابلہ کیا اور انہیں شکست دی ہو گی۔ روحانی سلطنت سے اُس نے مقابلہ کر کے نہیں دیکھا۔ اب اگر اس نے ہم سے مقابلہ کیا تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ ہمیں وہ ہرگز شکست نہیں دے سکتا کیونکہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ ہم امریکہ کے اردگرد کے علاقوں میں تبلیغ کریں گے اور وہاں کے لوگوں کو مسلمان بنا کر امریکہ بھیجیں گے اور ان کو امریکہ نہیں روک سکے گا۔ اور ہم امید رکھتے ہیں کہ امریکہ میں ایک دن لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی صدا گونجے گی اور ضرور گونجے گی۔''

مئی 1920ء میں امریکی حکومت کی طرف سے حضرت مفتی صاحبؓ سے پابندی اٹھالی گئی جس کی فوری وجہ یہ بنی کہ ایسا نہ ہو کہ آپ نظر بند تمام قیدیوں کو مسلمان بنالیں۔ چنانچہ حکام نے آپؓ کے امریکہ میں داخل ہونے کا فیصلہ کیا۔

حضرت مفتی صاحبؓ نے نیو یارک میں ایک مکان کرایہ پر لے کر جماعت کے مشن کا آغاز کیا۔ پھر 1921ء میں آپؓ شکاگو منتقل ہو گئے اور باقاعدہ ایک عمارت خرید کر جماعتی مرکز قائم کیا۔ یہ مکان بطور مشن ہاؤس، رہائش اور بطور مسجد استعمال ہوتا تھا۔ جولائی 1921ء میں آپؓ نے اسی مشن ہاؤس سے جماعت امریکہ کے پہلے رسالہ Muslim Sunrise کا اجراء کیا۔ یہ رسالہ آج بھی باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے امریکہ کے تمام بڑے شہروں اور اسٹیٹس میں احمدیہ جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ امریکہ میں اس وقت 58 مقامات پر مستعد اور فعال جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ 56 مساجد اور 60 مشن ہاؤسز ہیں۔ بعض مقامات پر بڑی وسیع و عریض عمارتیں اور مساجد تعمیر کی گئی ہیں۔ نئی مساجد اور مشن ہاؤسز کی تعمیر کا سلسلہ مسلسل جاری ہے۔

یہ وہی امریکہ ہے جہاں 1920ء میں جماعت احمدیہ کے پہلے مبلغ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کو ملک کے اندر داخل ہونے سے روک دیا گیا تھا اور آپؓ کو قید کر دیا گیا تھا۔ اس وقت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ ''امریکہ ہمیں ہرگز شکست نہیں دے سکتا۔ امریکہ میں ایک دن لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی صدا گونجے گی اور ضرور گونجے گی۔'' آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے سارے امریکہ میں قریہ قریہ بستی بستی احمدی آباد ہیں اور امریکہ کے چپہ چپہ پر دن رات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی صدا گونج رہی ہے۔

سال 2020ء میں جماعت کے قیام کو سو سال مکمل ہوئے ہیں اور جماعت امریکہ اپنی صد سالہ جوبلی منا رہی ہے اور جماعت کی مختلف تقریبات اور پروگرام جاری ہیں۔

جان الیگزینڈر ڈوئی کے شہر Zion میں ''مسجد فتح عظیم'' کی تعمیر بھی امریکہ کی صد سالہ جوبلی کی تقریبات کا ایک انتہائی اہم پروگرام ہے۔ اس کا افتتاح ان شاء اللہ العزیز اس دورہ میں ہو گا جہاں اس کی مکمل تفصیل درج کی جائے گی۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا زائن (Zion) کی سرزمین سے شروع ہونے والا یہ دورہ انتہائی غیر معمولی برکتوں اور کامیابیوں کا حامل دورہ ہے۔ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی عظیم الشان ترقیات اور فتوحات کے دروازے کھلنے والے ہیں اور جماعت احمدیہ امریکہ کامیابیوں کے ایک نئے دور میں داخل ہونے والی ہے اور یہی تقدیر الٰہی ہے جو ظاہر ہو رہی ہے۔

مختار احمد

تلخیص صحیح بخاری سوالاً و جواباً

کتاب العلم حصہ 4

قسط 9

سوال: مکّہ سے کس گھاس کے کاٹنے کی حضورؐ سے اجازت طلب کی گئی؟

جواب: ایک قریشی شخص نے حضورؐ سے اذخر گھاس کاٹنے کی اجازت طلب کی اس نے عرض کی یہ گھاس گھروں کی چھتوں پر ڈالا جاتا ہے اور قبروں پہ بھی ڈالا جاتا ہے یعنی معمولات زندگی کے لئے ضروری ہے تو حضورؐ نے اذخر گھاس کاٹ کر استعمال کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

سوال: کون سے صحابی سب سے زیادہ احادیث بیان فرماتے تھے؟

جواب: ابوہریرہؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ کے صحابہؓ میں سے عبداللہ بن عمروؓ کے علاوہ مجھ سے زیادہ کوئی حدیث بیان کرنے والا نہیں تھا۔

سوال: آپؐ کے آخری ایّام میں تحریر لکھنے کا کیا واقعہ ہوا؟

جواب: جب نبی کریمؐ کے مرض میں شدت ہوگئی تو آپؐ نے فرمایا کہ میرے پاس سامان کتابت لاؤ تا کہ تمہارے لیے ایک تحریر لکھ دوں، تا کہ بعد میں تم گمراہ نہ ہوسکو۔

اس پر عمرؓ نے کہا کہ اس وقت آپؐ پر تکلیف کا غلبہ ہے اور ہمارے پاس اللہ کی کتاب قرآن موجود ہے جو ہمارے لئے کافی ہے۔

اس پر لوگوں کی رائے مختلف ہوگئی اور شور وغل زیادہ ہونے لگا۔ تو آپؐ نے فرمایا میرے پاس سے اٹھ کھڑے ہو، میرے پاس جھگڑنا ٹھیک نہیں۔

ابن عباسؓ یہ کہتے ہوئے باہر نکل آئے کہ بیشک مصیبت بڑی سخت مصیبت ہے جو ہمارے اور رسول اللہؐ کے اور آپ کی تحریر کے درمیان حائل ہوگئی۔ یعنی عمرؓ کی رائے سے ابن عبّاسؓ کو اختلاف ہوا تھا۔

سوال: حضورؐ نے نیم عریاں لباس پہننے والی عورتوں کے بارے میں کیا وعید سنائی؟

جواب: ام سلمہؓ کی روایت ہے کہ ایک رات نبی کریمؐ نے بیدار ہوتے ہی فرمایا کہ سُبْحَانَ اللّٰہِ! آج کی رات کس قدر فتنے اتارے گئے ہیں اور کتنے ہی خزانے بھی کھولے گئے ہیں۔ ان حجرہ والیوں کو جگاؤ۔ کیونکہ بہت سی عورتیں جو دنیا میں باریک کپڑا پہننے والی ہیں وہ آخرت میں ننگی ہوں گی۔

سوال: کیا عشاء کے بعد وعظ کرنا جائز ہے؟

جواب: عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہؐ نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی۔ جب آپؐ نے سلام پھیرا تو کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ تمہاری آج کی رات وہ ہے کہ اس رات سے سو برس کے آخر تک کوئی شخص جو زمین پر ہے وہ باقی نہیں رہے گا۔

سوال: حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا اپنی خالہ امّ المؤمنین میمونہؓ کے گھر رات گزارنے کا واقعہ کیا ہے؟

جواب: عبداللہ بن عباسؓ نے بیان فرمایا کہ ایک رات میں نے اپنی خالہ میمونہؓ کے پاس گزاری اور نبی کریمؐ اس رات انہی کے گھر تھے۔ آپؐ نے عشاء کی نماز مسجد میں پڑھی۔ پھر گھر تشریف لائے اور چار رکعت نفل نماز پڑھ کر آپؐ سو گئے، پھر اٹھے۔

اور فرمایا کہ یہ لڑکا ابھی تک سو رہا ہے۔

پھر آپؐ نفل نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور میں بھی وضو کر کے آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ تو آپؐ نے مجھے پکڑ کر دائیں جانب کر دیا، تب آپؐ نے پانچ رکعت پڑھیں۔ پھر دو پڑھیں، پھر آپؐ سو گئے۔

یہاں تک کہ میں نے آپؐ کے خراٹے کی آواز سنی، پھر آپؐ نماز کے لیے باہر تشریف لے آئے۔

سوال: حضرت ابوہریرہؓ نے بہت ساری احادیث کیوں بیان فرمائی ہیں؟

جواب: ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ میں بہت حدیثیں بیان کرتا ہوں، ان کے لئے میرا جواب ہے کہ قرآن میں یہ دو آیتیں نہ ہوتیں تو میں کوئی حدیث بیان نہ کرتا۔ پھر یہ آیات پڑھیں: اِنَّ الَّذِیۡنَ یَکۡتُمُوۡنَ مَاۤ اَنۡزَلۡنَا مِنَ الۡبَیِّنٰتِ وَالۡھُدٰی

(البقرہ: 160)

یقیناً وہ لوگ جو اُسے چھپاتے ہیں جو ہم نے واضح نشانات اور کامل ہدایت میں سے نازل کیا۔

ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ ہمارے مہاجرین بھائی تو بازار کی خرید و فروخت میں لگے رہتے تھے اور انصار بھائی اپنی جائیدادوں میں مشغول رہتے اور ابوہریرہؓ رسول اللہؐ کے ساتھ ان مجالس میں حاضر رہتا جن میں دوسرے حاضر نہ ہوتے اور حضورؐ کی باتیں سن کر یاد رکھتا۔

سوال: حضرت ابوہریرہؓ کے احادیث کے بھولنے پر آپؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: ابوہریرہؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں آپؐ سے بہت

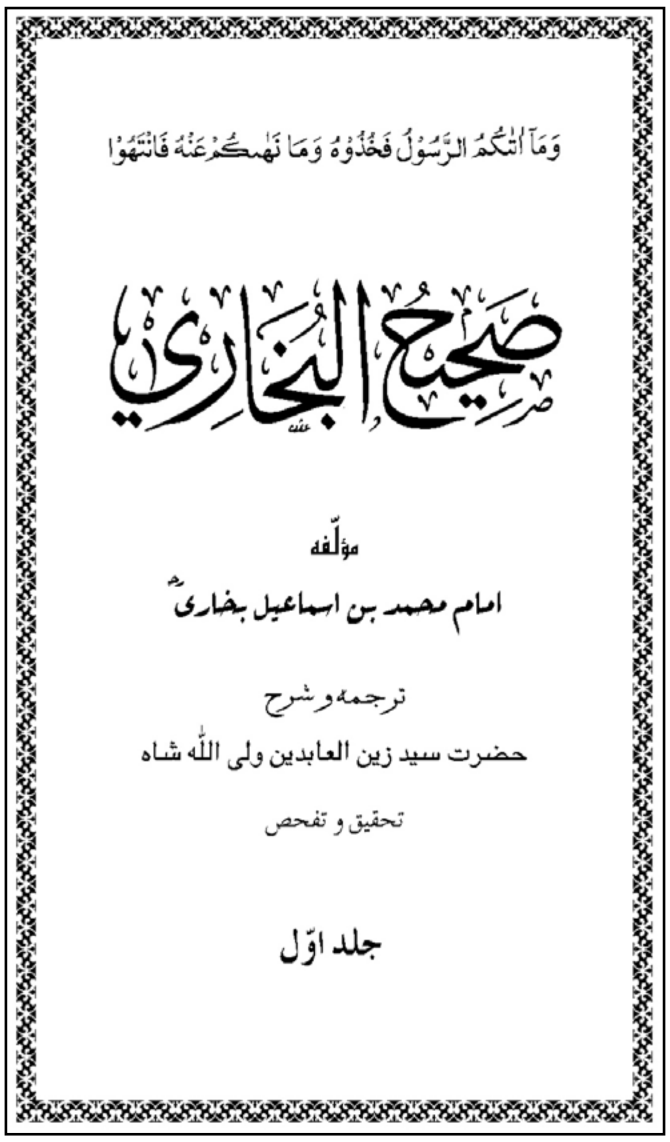

باتیں سنتا ہوں، مگر بھول جاتا ہوں۔

آپؐ نے فرمایا۔ اپنی چادر پھیلاؤ، میں نے اپنی چادر پھیلائی، آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھوں کی چلو میری چادر میں ڈال دی فرمایا کہ چادر کو اپنے سر پہ لپیٹ لو۔

میں نے چادر کو لپیٹ لیا، پھر اس کے بعد میں کوئی چیز نہیں بھولا۔

سوال: حضرت ابوہریرہؓ نے دو برتن یاد کر لینے کے متعلق کیا فرمایا؟

جواب: ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہؐ سے علم کے دو برتن یاد کر لیے ہیں، ایک کو میں نے پھیلا دیا ہے یعنی لوگوں میں بیان کر دیا ہے اور دوسرا برتن اگر میں پھیلاؤں تو میرا یہ نرخرا یعنی شہ رگ کاٹ دیا جائے۔ یعنی ان باتوں کو سننے کی تمھارے اندر طاقت نہیں۔

سوال: آپؐ نے لوگوں کو حجۃ الوداع کے موقعہ پر خاموش کیوں فرمایا؟

جواب: جریرؓ کی روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے ان سے حجۃ الوداع میں فرمایا کہ لوگوں کو بالکل خاموش کر دو تا کہ وہ اچھی طرح سن لیں جب لوگ خاموش ہو گئے۔

تو پھر فرمایا، لوگو! میرے بعد پھر کافر مت بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔ یعنی ایک دوسرے کو واجب القتل ٹھہرا کر مارتے پھرو۔

بقیہ: جلسہ سالانہ برطانیہ میں برکینا فاسو سے شرکت...... از صفحہ 16

ہوئی ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اسلام کس قدر عورت کو اہمیت دیتا ہے اور اسلام کی تعلیم سے عورت کی اہمیت اور اس کا مقام بڑی شان سے ظاہر ہوتا ہے۔‘‘

تینکودوگو Tenkodougou کے ایک غیر احمدی دوست مکرم رومبا (Romba) صاحب نے جلسہ سالانہ کی کارروائی ایم ٹی اے پر دیکھنے کے بعد کہا: ’’جلسہ پر کی جانے والی تقاریر بہت ہی گہرا اثر ڈالنے والی تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ تقاریر ہر لحاظ سے میرے دل میں گھر کرنے والی ثابت ہوئیں۔ جہاں اس جلسہ میں میرے لئے سیکھنے کو بہت کچھ تھا، وہاں میاں بیوی کے تعلقات میں صبر، برداشت اور پیار و محبت کی فضا کی تعلیم ایک ایسی تعلیم ہے جس کی آج معاشرے کو بہت شدید ضرورت ہے۔‘‘

تینکودوگو Tenkodougou کے ایک غیر احمدی دوست مکرم فنگو یعقوبا (Fingou Yaccouba) صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی خطاب سننے کے بعد اپنے تاثرات کا اظہار اس طرح کیا:

’’امام جماعتِ احمدیہ کا خطاب معاشرے میں ہر لحاظ سے امن کی نئی راہیں استوار کرنے والا تھا اور اس بات نے میرے دل کو بے حد متاثر کیا ہے۔‘‘

تینکودوگو Tenkodougou کے ایک غیر احمدی پوگنابا (Pognaba) صاحب نے حضور انور کے خطاب کے بارے میں کہا: ’’معاشرے میں عورتوں کے حقوق کے بارے میں امام جماعتِ احمدیہ کا یہ خطاب نہایت ہی موثر اور دل کو چھو لینے والا خطاب تھا، اور اسلام کے خلاف غیر مسلموں کے لگائے گئے اس الزام کا خوب جواب دینے والا تھا کہ اسلام عورت کو صرف گھر کی چار دیواری تک ہی محدود ہو کر رہنے کی تعلیم دیتا ہے۔‘‘

قمر سلیمان احمد

دسترخوان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک عربی قصیدہ میں خدا تعالیٰ کے فضلوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

’’دسترخوان کا پس خوردہ میری خوراک تھا اور آج میں کئی گھرانوں کو کھلانے والا بن گیا ہوں‘‘

قرآن مجید میں مذکور ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں نے آپ سے درخواست کی کہ آپ اپنے رب سے ہمارے لیے مائدہ یا دسترخوان طلب کریں تا کہ ہم اس سے لطف اور خوشی حاصل کریں۔جس پر حضرت عیسیٰؑ نے خدا سے دعا کی تو انہیں اس دسترخوان کے عطا ہونے کی خوشخبری کے ساتھ ساتھ یہ وعید بھی ملی کہ دسترخوان تو میں اتاروں گا مگر یاد رکھنا کہ اس کے بعد اگر کسی نے اسکی قدر نہ کی اور ناشکری کی تو خدا تعالیٰ کا عذاب بھی سخت ہوگا۔

عموماً اس دسترخوان سے روحانی مائدہ مراد لیا جاتا ہے جو یقیناً درست ہے، مگر مجھے خیال آتا ہے کہ اگر اس کے دنیوی پہلو کو بھی زیر نظر رکھا جائے تو اس صورت میں بھی شکر کا مقام ہے۔

آج جماعت احمدیہ ایک ایسی جماعت ہے جو ایک طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی مائدہ سے فیض اٹھا رہی ہے اور دوسری طرف جسمانی طور پر دنیا بھر میں قائم لنگر خانوں کی صورت میں بھی اس وسیع دسترخوان سے لطف اندوز ہو رہی ہے اور خدا تعالیٰ کا یہ بھی احسان ہے کہ اس مائدہ کے ساتھ کوئی وعید نہیں۔

مہمان نوازی انبیاء علیہم السلام کا ایک بنیادی وصف ہے۔قرآن مجید میں حضرت ابراہیمؑ کے مہمانوں کا ذکر ہے جن کی آمد پر آپ نے بغیر کوئی سوال کئے ان کے لئے بھنا ہوا بچھڑا پیش کر دیا تھا۔یہی مہمان جب حضرت لوط کے پاس آئے تو قوم نے بدتمیزی شروع کر دی جس پر حضرت لوط نے انہیں کہا کہ تم مجھے میرے مہمانوں کے سامنے تو شرمندہ نہ کرو اور یہی سلسلہ آنحضور ﷺ کے دور میں مدینہ میں نظر آتا ہے جب دور دراز سے مہمانوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہوا تو کس کس طرح ان کی مہمان نوازی کی جاتی رہی۔

موجودہ دور میں حضرت مسیح موعودؑ نے بھی یہی طریق اختیار کیا اور آغاز سے ہی اپنے گھر میں لنگر خانہ قائم فرمایا اور جب مہمان آتے تو حضورؑ دل و جان سے ان کی خدمت کرتے۔شروع میں حضرت اماں جان کا باورچی خانہ تمام بوجھ اٹھاتا رہا۔براہین احمدیہ کی اشاعت میں جب کچھ تاخیر ہوئی تو مولوی محمد حسین بٹالوی نے ایک خط میں اس تاخیر پر اعتراض کیا جس کے جواب میں حضورؑ نے انہیں تحریر فرمایا کہ:

’’بعض احباب مجھ پر یہ بھی اعتراض کرتے ہیں کہ اسراف کا خرچ

ہے جو دو دو سو تین تین سو روپے ماہواری کا ہو جاتا ہے اور اسی خرچ نے طبع کتاب میں دقتیں ڈالیں اور انبار کا انبار قرضہ کا سر پر ہو گیا۔اس کے جواب میں بھی یہی عرض کرتا ہوں کہ اگرچہ یہ اعتراض سچ ہے مگر یہ مہمانداری محض للہ ہے اور اس میں بھی بارہا تواضع اور اکرام ضیف کا حکم ہوا ہے نہ تخفیف مصارف کے لیے۔تین سال کے عرصہ میں شاید چالیس ہزار سے کچھ زیادہ مہمان آئے ہوں گے اور جہاں تک طاقت تھی حسب توفیق خداداد ان کی خدمت کی گئی۔سو بظاہر یہ نہایت درجہ کا اسراف معلوم ہوتا ہے لیکن اللہ جل شانہ کو اپنے افعال میں مصالح ہیں اور میں اسی کے حکم اور امر کا پیرو ہوں اور کسی دوسری کمیٹی یا جماعت کی پیروی نہیں کر سکتا اور نہ وہ اس کاروبار میں کچھ دخل دے سکتے ہیں۔جس قدر میرے پر قرضہ اور حقوق عباد کے بار ڈالے گئے ہیں میں جانتا ہوں کہ میں اپنی قوت سے ان گراں باروں سے سبکدوش نہیں ہو سکتا بلکہ الٰہی قوت سبکدوش کرے گی۔اس فوق الطاقت کام میں کسی دوست کی کچھ پیش نہیں جا سکتی مگر وہ ایک ہے حقیقی دوست ہے جو ان غموں کے دور کرنے پر قادر ہے۔‘‘

والسلام 8 ستمبر 1887ء

1891ء میں حضور نے دعویٰ مسیحیت کا اعلان فرماتے ہوئے اپنی کتاب ’’فتح اسلام‘‘ میں فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اسلام کی کھوئی ہوئی شان و شوکت دوبارہ دنیا میں قائم کرنے کے لیے آپ کو اسی رنگ میں مامور فرمایا ہے جس رنگ میں حضرت موسیٰؑ کے چودہ سو سال کے بعد حضرت عیسیٰؑ مبعوث ہوئے تھے اور اس کام کے کرنے کے لیے ایک عظیم الشان کارخانہ تیار کیا ہے اور اس کارخانے کو مختلف شاخوں میں منقسم کیا ہے۔مہمان نوازی کے حوالہ سے حضورؑ اس کتاب میں فرماتے ہیں۔

’’تیسری شاخ اس کارخانہ کی واردین اور صادرین اور حق کی تلاش کے لیے سفر کرنے والے اور دیگر اغراض متفرقہ سے آنیوالے ہیں جو اس آسمانی کارخانہ کی خبر پاکر اپنی اپنی نیتوں کی تحریک سے ملاقات کے لیے آتے رہتے ہیں۔یہ شاخ بھی برابر نشو و نما میں ہے۔اگرچہ بعض دنوں میں کم مگر بعض دنوں میں نہایت سرگرمی سے اسکا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔چنانچہ ان سات برسوں میں ساٹھ ہزار سے کچھ زیادہ مہمان آئے ہوں گے اور جس قدر ان میں سے مستعد لوگوں کو تقریری ذریعہ سے روحانی فائدہ پہنچایا گیا اور ان کے مشکلات حل کر دیے گئے اور ان کی کمزوری کو دور کر دیا گیا اس کا علم خدا تعالیٰ کو ہے۔‘‘

یہ وہ شاخ ہے جس کا تعلق مہمانوں کی قادیان آمد اور ان کی مہمان نوازی سے متعلق ہے اور حیرت ہوتی ہے کہ اس زمانے میں جب باقاعدہ جماعت کا قیام بھی نہیں تھا۔حضورؑ کس طرح دن رات آنے والے مہمانوں کی خدمت میں مصروف رہتے ہوں گے۔کھانے پینے کی تیاری اور اخراجات صرف ایک پہلو ہے۔قادیان جیسی چھوٹی سی بستی میں ان کے قیام اور رہائش کے لیے جگہ مہیا کرنی، بستر، غسلخانے، پانی کا انتظام، عمومی ضرورتوں کا خیال، غرض کئی پہلو ہیں جو اچھی مہمان نوازی سے منسلک ہیں۔اور ان پہلوؤں کا خیال رکھنا بذات خود ایک ہمہ وقت کام ہے۔آج

اگر ہم غور کریں تو تقریباً سوا سو سال بیشتر جس دسترخوان کا قیام حضور کی نگرانی میں قادیان میں ہوا تھا اسکی شاخیں دو سو سے زائد ممالک میں قائم ہو چکی ہیں اور حضورؑ نے جو اپنے عربی قصیدہ میں فرمایا تھا کہ ایک وقت تھا جب دسترخوان کے ٹکڑے میری غذاء ہوا کرتے تھے اور اب کئی خاندان میرے دسترخوان سے روٹی کھاتے ہیں۔ایسی شان سے پوری ہوئی کہ کوئی احمدی دنیا کے کسی کونے میں چلا جائے۔اگر وہاں کوئی احمدی موجود ہو تو اسے اپنے کھانے پینے اور رہائش کی فکر سے آزادی حاصل ہو جاتی ہے۔مرکزی جلسے کی رونق اپنی جگہ مگر اب تو ہر ملک میں جلسے، اجتماعات اور دیگر جماعتی تقریبات میں اس قدر مہمان نوازی کی جاتی ہے کہ لوگ اگلے جلسہ تک اسکا ذکر کرتے رہتے ہیں۔بلکہ گذشتہ دنوں برطانیہ کے جلسہ سے قبل سوشل میڈیا پر یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ جلسہ کا آلو گوشت کس کو پسند ہے اور دال کو کون ترجیح دیتا ہے۔

غرض خدا تعالیٰ نے اپنی رحمانیت کا جلوہ دکھاتے ہوئے ہم احمدیوں کو بغیر کسی مطالبہ کے ایسا دسترخوان مہیا فرما دیا ہے جو روز بروز دنیا میں وسیع تر ہوتا چلا جا رہا ہے اور جس کے ساتھ کوئی وعید نہیں بلکہ خوشخبری ہے کہ یہ نان تیرے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کے لیے ہے۔اس لیے ہمیں شکر گزاری سے حضرت مسیح موعودؑ کے روحانی مائدہ کے ساتھ ساتھ اس جسمانی مائدہ سے بھی لطف اندوز ہونا چاہیے۔مگر اگر ہم صرف جسمانی مائدہ تک محدود رہیں اور روحانی مائدہ سے فیض نہ اٹھا سکیں تو یہ ہماری بدقسمتی ہوگی۔

دعا کا تحفہ

نماز شروع کرنے کی دعا نمبر 2

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نماز کے شروع میں فاتحہ سے قبل یہ پڑھتے تھے:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ

(ترمذی کتاب الصلوۃ)

ترجمہ: اے اللہ! تو پاک ہے اور اپنی تعریفوں کے ساتھ اور برکت والا ہے تیرا نام اور بلند ہے تیری شان اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

(مناجات رسولؐ از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 59)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

م م محمود

سو سال قبل کا الفضل

12/ اکتوبر 1922ء پنجشنبہ (جمعرات)

مطابق 20 صفر 1341 ہجری

صفحہ اول و دوم پر حضرت مولانا عبدالرحیم نیر صاحب کی نائیجیریا سے ارسال کردہ رپورٹ ’’نامہ نیر‘‘ کے عنوان سے شائع ہوئی ہے۔آپ نے اس رپورٹ کی ابتداء میں لیگوس میں ادا کی جانے والی نمازِ عید الاضحیٰ کا ذکر فرمایا ہے۔آپ اپنی رپورٹ میں ذکر کرتے ہیں کہ:

4اگست کو عید الاضحیٰ تھی۔اس تقریب پر شہر لیگوس میں بہت شور و شر ہوتا ہے۔اور مسلمانوں کے تہوار یہاں اپنے شور وغوغا اور ہر قسم کی شرارت کے لیے خاص مشہور ہیں۔ جماعتِ احمدیہ نے جس شان کے ساتھ اپنی عید منائی وہ دشمن دوست ہر ایک کے لیے نمونہ قابلِ حیرت تھی۔قریباً 400 جوان سفید وردی میں کوٹ وپتلون اور Tag اوڑھے دو دو ہو کر ایک لمبے جلوس کی زینت تھے۔ ان میں پیشہ ور اعلیٰ گورنمنٹ آفیشل، کلرکس اور شہر لیگوس کے معزز گھرانوں کے چراغ (آج بے زر بے پر مگر پہلے کے امراء و روسا) شامل تھے۔ ان کے پیچھے عصا بردار امام چاندی سے منڈھا ہوا عصائے امامت اٹھائے جارہا تھا۔اس کے پیچھے ایک مخلص افریقن امام جیسے ’’لیما مو احمدیہ‘‘ کہا جاتا ہے۔ اور ایک سبز پگڑی والا ہندوستانی جسے ’’ابو الاحمدیہ‘‘سفید آدمی احمدیت کا مالک کہتے ہیں۔ جارہے تھے۔ ان کے پیچھے افریقن الفاظ(مولوی) تفسیری(مدرس قرآن)انوری امایکو(ہیڈ طالبعلم)امایکوز(طلبائے قرآن) خراماں خراماں کوچ کر رہے تھے۔سوار گھوڑوں پر جلوس کے ہمراہ اور علم بردار و عوام پیچھے تھے۔تمام لوگوں کی زبان پر نہایت مؤثر آواز میں اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ تھا۔عید گاہ میں اسی جلوس کے ساتھ پہنچے اور عید گاہ سے جامع مسجد تک گئے اور جماعتِ احمدیہ نے پہلی مرتبہ اس مظاہرہ کے ذریعہ غیر احمدیوں کو نصیحت کی اور عیسائیوں کو عظمتِ اسلام دکھائی جس کا اس شہر میں نمایاں اثر ہوا۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

صفحہ نمبر 3 اور 4 پر حضرت سید میر محمد اسحٰق صاحبؓ نے ’’مصارف جلسہ سالانہ 1922ء‘‘ کے عنوان سے احباب جماعت کو جلسہ کے مصارف کے لیے اناج، اشیائے خوردنی و دیگر اسباب مہیا کرنے کی تحریک فرمائی ہے۔اس مضمون کے آخر میں آپؓ نے اجناس پر مشتمل اشیائے ضروریہ کی ایک فہرست بھی شامل کی ہے۔جس میں نام اشیاء، تعداد وزن یا مقدار اور اندازہ قیمت تحریر کی ہے۔

صفحہ نمبر 5 پر ’’دنیا میں مردے زندہ نہیں ہو سکتے‘‘ کے تحت ذکر کیا گیا ہے کہ غیر احمدی دوست یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ جسمانی مردوں کو زندہ کیا کرتے تھے۔ جبکہ اس کے برعکس جماعتِ احمدیہ دلائل سے ثابت کرتی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کا مردے زندہ کرنا روحانی تھا نہ کہ جسمانی۔اخبار لکھتا ہے کہ اب خود مسلمان بھی یہ ماننے لگ گئے ہیں کہ کوئی جسمانی مردہ زندہ ہو کر اس دنیا میں نہیں آسکتا۔چنانچہ اس کے ثبوت میں ایک حوالہ شامل مضمون کیا ہے جو دہلی سے شائع ہونے والے میگزین ’’صحیفہ اہل حدیث‘‘ کا ہے۔اس میں ذکر ہے کہ

’’صحیح مسلم وغیرہ میں حدیث ہے۔نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مخبر صادق فرماتے ہیں کہ شخصی مسلمان جو کہ جنت کا مستحق ہے مرجاتا ہے تو وہ پھر دوبارہ دنیا میں آنے کی تمنا نہیں کرتا۔چونکہ وہ دنیاوی تکالیف سے نجات پا کر بڑی نعمتوں اور عیش و آرام میں مشغول ہو جاتا ہے۔سوا شہداء کے اللہ پاک ان سے کہتا ہے کہ اے میرے بندو مجھ سے مانگو جو مانگنا ہے۔ جب اللہ پاک ان سے بار بار مانگنے کا تقاضا کرتا ہے تو کہتے ہیں کہ اے پروردگار ہمیں پھر دوبارہ دنیا میں لوٹا دے تاکہ تیرے راستہ میں ہم پھر شہید کر دیے جائیں۔ اللہ تعالیٰ جواب دیتا ہے کہ یہ تو نہیں ہو سکتا۔اس بات کا تو فیصلہ ہو چکا ہے کہ اَنَّھُمْ اِلَیْھَا لَا یَرْجِعُوْنَ یعنی جو دنیا سے وفات پا کر یا مقتول وشہید ہو کر آگئے وہ پھر لوٹ کر دنیا میں ہرگز نہیں جائیں گے۔‘‘

(صحیفہ اہل حدیث جلد1نمبر 7)

صفحہ 6تا 8 پر حضرت مصلح موعودؓ کا خطبہ جمعہ فرمودہ 22 ستمبر 1922ء شائع ہوا ہے۔

صفحہ نمبر 8 پر حضرت مصلح موعودؓ کا ایک مکتوب شائع ہوا ہے جو آپؓ نے ایک شخص کی جانب سے پوچھے گئے سوال کے جواب میں تحریر فرمایا۔سوال یہ تھا کہ ’’مجھ میں خود بخود یہ ملکہ پیدا ہو گیا ہے کہ اگر کوئی گاتا ہو تو اس کی اُسی لے میں نقل اتار سکتا ہوں۔ میں اس ملکہ سے فائدہ اٹھا کر نماز اور دعا میں سوز وگداز پیدا کرنے میں مدد لیتا ہوں اور دھیمی آواز سے اس کو استعمال کر لیتا ہوں۔مگر اس وجہ سے کہ کہیں صراطِ مستقیم کو نہ چھوڑ بیٹھوں التدعا کرتا ہوں کہ براہ کرم مجھے آگاہ فرمایا جائے کہ میں راگ و اشعار وغیرہ سے کہاں تک فائدہ اٹھا سکتا ہوں۔‘‘

THE ALFAZL QADIAN

الفضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صفحہ نمبر 8 پر ہی دفتر ٹیلیگراف اسکندریہ مصر میں کام کرنے والے ایک عرب دوست کا قصیدہ شائع ہوا ہے جو ان کے حضرت اقدس مسیح موعودؑ اور سلسلہ احمدیہ سے اخلاص و محبت پر دال ہے۔

اس قصیدہ کے چند اشعار ذیل میں درج ہیں

الله اکبر ما زالت فضائله

تاتی عبادا لهم فی الذکر برهانا

هو المسیح هو المهدی بلا شك

و من یکابر ذالك فهو کفرانا

هو المسیح بروح الله قوته

هو الآیة الکبریٰ لرسول الله ازمانا

مذکورہ بالا اخبار کے مفصل مطالعہ کے لیے درج ذیل لنک ملاحظہ فرمائیں۔

https://www.alislam.org/alfazl/rabwah/A19221012.pdf

ذیلی تنظیمیں اور اصطلاحات کی اصلاح

آج کل ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات ہو رہے ہیں۔ لہٰذا بعض اصطلاحات کی درستی ضروری معلوم ہوتی ہے۔

- لجنہ اماءِ اللہ — بعض دوست اسے لجنہ اماۓ اللہ پڑھتے ہیں (ۓ کے ساتھ) جو غلط ہے۔
- ناصراتُ الاحمدیہ — بعض دوست اسے ناصراتَ الاحمدیہ پڑھتے ہیں (تَ کے ساتھ) جو غلط ہے۔
- انصارُ اللہ — بعض دوست اسے انصارَ اللہ پڑھتے ہیں (رَ کے ساتھ) جو غلط ہے۔
- اَنصارُ اللہ — بعض دوست اسے اِنصار اللہ پڑھتے ہیں (اِ کے ساتھ) جو غلط ہے۔
- خُدام الاحمدیہ — بعض دوست اسے خَدام الاحمدیہ پڑھتے ہیں (خَ کے ساتھ) جو غلط ہے۔
- خُدامُ الاحمدیہ — بعض دوست اسے خدامَ الاحمدیہ پڑھتے ہیں (مَ کے ساتھ) جو غلط ہے۔
- اَطفالُ الاحمدیہ — بعض دوست اسے اِطفال الاحمدیہ پڑھتے ہیں (اِ کے ساتھ) جو غلط ہے۔
- اَطفالُ الاحمدیہ — بعض دوست اسے اطفالَ الاحمدیہ پڑھتے ہیں (لَ کے ساتھ) جو غلط ہے۔
- طِفل — بعض دوست اسے طَفل پڑھتے ہیں (طَ کے ساتھ) جو غلط ہے۔
- خَادِم — بعض دوست اسے خَادَم پڑھتے ہیں (دَ کے ساتھ) جو غلط ہے۔
- ناصِر — بعض دوست اسے ناصَر پڑھتے ہیں (صَ کے ساتھ) جو غلط ہے۔

ابو سعید

ایڈیٹر الفضل آن لائن

چیریٹی واک زیر انتظام مجلس خدام الاحمدیہ ڈنمارک

رپورٹ: محمد اکرم محمود۔ ڈنمارک

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مجلس خدام الاحمدیہ ڈنمارک ہر سال خدمت خلق کے مختلف پروگرامز منعقد کرتی ہے جن کو ڈینش سوسائٹی میں بڑی پذیرائی ملتی ہے اور جماعت کی نیک نامی کا باعث بنتی ہے۔ انہی پروگراموں میں سے ایک پروگرام لوکل فلاحی تنظیموں کے لئے فنڈز اکٹھا کرنا ہے۔ اس سلسلہ میں مجلس سال بھر میں مختلف پروگرامز کا انعقاد کرتی ہے جن میں فیملی فن ڈے، چیریٹی ڈنرز اور چیریٹی واک شامل ہیں۔

اب تک مجلس Humanity first,Red Barnet ، Ungdom اور Save the child تنظیموں کے لئے فنڈز اکٹھا کر چکی ہے۔ سنہ 2018ء سے مجلس مسجد نصرت جہاں کونسل میں واقع چار اولڈ ہومز کے لئے فنڈز اکٹھا کرتی ہے اور اس کے لئے مختلف پروگرام ترتیب دیئے جاتے ہیں۔ امسال مجلس نے 150000 (ڈیڑھ لاکھ) کرونز مختلف پروگرامز ترتیب دے کر اکٹھے کئے جن کی تفصیل درجہ ذیل ہے۔

فیملی فن ڈے

مورخہ 14 مئی اور 23 جولائی 2022ء دو مختلف مقامات پر فیملی فن ڈے کا انعقاد کیا گیا جس میں بچوں اور بڑوں کے لئے مختلف اسپورٹس ایکٹیویٹیز رکھی گئیں۔ اس موقع پر باربی کیو، کھانے اور ریفریشمنٹ بنوائی گئیں جن کو فروخت کیا گیا اور اس سے حاصل آمد کو ڈونیشن میں شامل کیا گیا۔

چیریٹی ڈنر

چار مختلف اولڈ ہومز میں ڈنر کا اہتمام کیا گیا جس میں ان سینٹرز کی انتظامیہ نے سارے انتظامات خود کئے اور جو لوگ ان سینٹرز میں مقیم ہیں ان کے دوستوں اور رشتے داروں نے اس میں شمولیت کی اسی طرح جماعت سے بھی احباب اس میں شامل ہوئے۔ ان ڈنرز میں خدام نے بڑی محنت سے خود مشن ہاؤس میں کھانا تیار کیا اور ان سینٹرز میں کھانا پہنچایا اور سرو کیا۔ کھانے سے قبل ایک تقریب منعقد کی جاتی جس میں احباب کو جماعت کا تعارف کروایا جاتا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اس پروگرام میں شامل احباب نے نہ صرف کھانے کی تعریف کی بلکہ جس مقصد کے لئے ممبران بے لوث خدمت کر رہے ہیں اس جذبہ کو بھی سراہا۔ جن سینٹرز میں یہ چیریٹی ڈنرز منعقد ہوئے ان کی تفصیل درجہ ذیل ہے۔

تاریخ	مقام	تعداد شاملین
5 مئی 2022ء	Plejecentret Dybenkærshave	70
16 مئی 2022ء	Plejecentret Strandmarkshave	85
9 جون 2022ء	Plejecentret Krogstenshave	100
16 جون 2022ء	Plejehjemmet Søvangsgården	40

واک

اس فنڈ ریزنگ کا سب سے بڑا ایونٹ چیریٹی واک ہے جسکے انعقاد کے لئے سال کے شروع میں ہی پلاننگ کمیٹی بنائی گئی جو لوکل کونسل اور دیگر پارٹنرز سے رابطہ کر کے سال میں کئی بار مسجد نصرت جہاں میں میٹنگز کا انعقاد کرتی رہی۔ اسی طرح لوکل میئر سے ان کے دفتر میں جا کر ملاقات کی۔ اس ریس کے انعقاد میں لوکل میئر اور سابقہ میئر کا خاص تعاون شامل رہا۔

لوگوں کو اس چیریٹی واک کے بارہ میں آگاہی دینے کیلئے مختلف ذرائع استعمال کئے گئے جن میں پوسٹر، فولڈرز اور بینرز شامل ہیں۔ اطفال و خدام نے گھر گھر جا کر یہ فولڈرز تقسیم کئے اسی طرح Hvidovre جہاں مسجد نصرت جہاں واقع ہے کے گرد و نواح میں مختلف شاہراہوں پر بینر نصب کئے گئے۔ اسی طرح لوکل کونسل کے سامنے کونسل کی اجازت سے ایک دن مارکی لگا کر لوگوں کو اس واک کے بارہ میں معلومات فراہم کی جاتی رہیں۔ اس واک میں شامل ہونے کے لئے ویب سائٹ بنائی گئی ہے جس کا نام generationguld.dk ہے۔ اکثر احباب نے اپنی رجسٹریشن اسی ویب سائٹ کے ذریعہ سے کروائی۔ اس دفعہ پہلی بار کونسل کی انتظامیہ کی طرف سے ویدوور کونسل میں واقع تمام اسکولز میں والدین کو ای میل بھجوائی گئی اور واک کے بارہ میں ہماری فراہم کردہ معلومات اور پوسٹر شیئر کیے۔

مورخہ 28 اگست بروز اتوار گیارہ بجے اس ریس کا آغاز دو مختلف جگہوں سے ہوا۔ 7 کلومیٹر بھاگنے والے احباب کے لئے روٹ اولڈ ہومز سے شروع ہوا جس میں لوکل میئر شامل ہوئے۔ اس ریس کا روٹ چار مختلف اولڈ ہومز سے ہوتا ہوا مسجد نصرت جہاں پر آ کر اختتام پذیر ہوا۔ ان تمام اولڈ ہومز کی انتظامیہ نے خاص طور پر سینٹر کے باہر ریفریشمنٹ کا انتظام کیا ہوا تھا جہاں پر ان میں رہنے والے احباب نے باہر آ کر تالیاں بجا کر اس ریس میں شاملین کو داد دیتے رہے۔

تین کلومیٹر کی ریس کا آغاز مسجد نصرت جہاں سے ہوا اور ڈیڑھ کلومیٹر دور ایک اولڈ ہوم کا چکر لگا کر واپس اختتام مسجد نصرت جہاں میں ہوا۔

اختتامی تقریب

ریس کے اختتام پر تقریب تقسیم انعامات منعقد کی گئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی مکرم و محترم محمد زکریا خان صاحب امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ ڈنمارک تھے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد اس ریس کے مختلف پارٹنرز نے سٹیج پر آ کر اپنے نیک خیالات کا اظہار کیا جن میں Suzette Reenmers لائن کلب، Flemming Skouboe بوڑھوں کی ایک تنظیم کے نمائندہ، Kim Knudsen نمائندہ اولڈ ہومز، Maria Duurhu لوکل کونسل کی ممبر، Marie Louise لوکل کونسل کی ممبر اور آخر پر لوکل کونسل کے میئر Anders Andreasen صاحب نے خطاب کیا اور اس ریس میں شاملین کا شکریہ ادا کیا اور اس بات کا اظہار کیا کہ آج جو ڈونیشن لوکل اولڈ ہومز کے لئے اکٹھی کی گئی ہے اس سے ان کو اپنی اکٹی ویٹیز کرنے میں مدد ملے گی۔ آخر پر محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ ڈنمارک نے پوزیشن حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم کیے اور لوکل میئر کو ڈیڑھ لاکھ کرونز کا چیک پیش کیا گیا۔ اسی طرح مختلف پارٹنرز کو تحائف پیش کئے گئے جنہوں نے سارا سال اس ریس کو کامیاب بنانے کے لئے کوشش کیں۔ اختتامی تقریب کے بعد تمام شاملین کے لئے کھانے کا انتظام تھا جس کو لوگوں نے بہت پسند کیا۔

میڈیا کوریج

اس ریس کو مقامی اخبار نے اگلے ہی روز تفصیل کے ساتھ آن لائن شائع کیا اسی طرح لوکل ریڈیو نے بھی اس ایونٹ کی کوریج کی۔ اسی طرح سال کے دوران پانچ دفعہ لوکل اخبار نے اس فنڈ ریزنگ کے مختلف ایونٹس کی خبریں دیں۔ اسی طرح سابقہ میئر (Mayor) نے بھی لوکل اخبار میں اس ریس کا ایمبسڈر بننے کی حیثیت سے ایک کالم لکھا اور لوگوں کو اس ریس کے بارہ میں معلومات فراہم کیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یہ چیریٹی واک بڑی کامیاب رہی اور جماعت کی نیک نامی کا باعث بنی۔

صد سالہ جشن تشکر لجنہ اماء اللہ

احباب و خواتین کے علم میں ہے کہ امسال 25 دسمبر 2022ء کو لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کے قیام کو 100 سال بیت رہے ہیں۔ الحمدللہ علی ذلک

ادارہ الفضل آن لائن اس موقع پر شکرانہ کے طور پر خصوصی نمبر کی اشاعت کرنے جا رہا ہے۔ لہٰذا

1. شعراء سے اس موقع کی مناسبت سے منظوم کلام بھجوانے کی درخواست ہے۔
2. اگر مختلف ممالک میں لجنہ کی مساعی پر لجنہ کی عہدیدار کوئی نوٹ لکھ کر Info@alfazlonline.org پر مورخہ 29 اکتوبر بروز ہفتہ تک بھجوا سکیں تو ممنون ہوں گا۔
3. لجنہ کی مالی قربانی سے بننے والی مساجد و دیگر عمارات کی مختصر تاریخ مع تصاویر یا کسی اور قسم کی اہم تاریخی مساعی ہو تو اس کی بھی رپورٹ بھیجی جا سکتی ہے۔

تعاون کی مکرر درخواست

(ابو سعید۔ ایڈیٹر الفضل آن لائن)

رپورٹ: چوہدری نعیم احمد باجوہ۔ نمائندہ الفضل آن لائن برکینا فاسو

دو طرفہ محبت کا عجیب سماں

جلسہ سالانہ برطانیہ 2022ء
برکینا فاسو سے براہ راست شرکت

جلسہ سالانہ برطانیہ 2022 کے دوسرے روز کی کارروائی ایم ٹی اے پر ابھی ختم ہی ہوئی تھی کہ مکرم امیر صاحب کا فون آیا کہ فوراً ایک ضروری میٹنگ کے لئے دفتر پہنچیں۔ بستان مہدی سے مرکزی مشن ہاؤس واگا دوگو کا فاصلہ ستائیس کلومیٹر ہے۔ بہر حال فوری نکلے اور ایک گھنٹے کے بعد امیر صاحب کے دفتر میں سر جوڑے برطانیہ جلسہ کے تیسرے اور آخری روز، برکینا فاسو سے ایم ٹی اے کے ذریعہ، براہ راست جلسہ میں شمولیت کا جائزہ لے رہے تھے۔ ایک مختصر کمیٹی تشکیل پائی اور درج ذیل شعبہ جات کا قیام ہوا۔

- افسر جلسہ: خاکسار (نعیم احمد باجوہ)
- سمعی و بصری: Yao لاسینا صاحب
- لنگر خانہ: محب اللہ صاحب
- اطلاعات، حاضری وسیکورٹی: کونے داؤدا صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ

کمیٹی کی معاونت کے لئے محمد اظہار راجہ صاحب، سورے ابوبکر صاحب، ریجنل قائد خدام الاحمدیہ واگا دوگو، حافظ منظور احمد صاحب مقرر ہوئے۔ اس کے علاوہ جس کو شامل کرنا چاہیں کر لینے کی اجازت پاتے ہوئے میٹنگ سے نکلے تو فوری کام کا آغاز کر دیا۔ پہلے ارادہ تھا کہ 2021 کی طرح اس سال بھی جلسہ برطانیہ میں ایم ٹی اے کے ذریعہ برکینا فاسو جلسہ میں شامل ہوگا لیکن پھر بعض وجوہات کی وجہ سے یہ پروگرام کینسل ہوگیا تھا۔ بہر حال برکینا فاسو میں جلسہ برطانیہ کے حوالے سے دیگر انتظامات جیسا کہ مقامی ٹی وی، سوشل میڈیا اور احمدیہ ریڈیوز کے ذریعہ جلسہ کی نشریات، جماعتی مشن ہاؤسز اور مساجد میں جلسہ سننے کے اجتماعات تو ہو رہے تھے۔ لیکن ایم ٹی اے کے ذریعہ جلسہ میں شامل ہونے کا پروگرام نہیں بن سکا تھا۔ اب دوبارہ شامل ہونے کی بات ہوئی تو صرف ایک رات میں ہی سارے انتظامات مکمل کرنا تھے۔ طے پایا کہ مرکزی مشن ہاؤس سوم گاندے کی مسجد بیت المہدی میں انتظامات کئے جائیں۔ سال ۲۰۲۱ میں جلسہ میں ورچوئل شرکت بستان مہدی میں واقع مسرور آئی انسٹی ٹیوٹ کے ایڈیٹوریم سے کی گئی تھی۔

جلسہ گاہ کی تیاری

مشکل ترین مرحلہ جلسہ گاہ کی تیاری تھا کیمرہ جات کا انتظام، کرسیوں کی سیٹنگ، مناسب روشنی کا انتظامات، بڑے ٹی وی کا انتظام، ساؤنڈ سسٹم وغیرہ معاملات سامنے تھے۔ بہر حال جو انتظامات بھی کرنا تھے وہ ایک رات میں ہی مکمل ہونا تھے۔ اگلے روز اتوار کی وجہ سے بازار بند ہونے کی صورت میں ضرورت کی اشیاء ملنا قدرے مشکل تھا۔ دعا کے ساتھ کام کا آغاز کر دیا گیا۔ اگلے روز صبح جامعۃ المبشرین کے طلبہ جلسہ گاہ کی تیاری کے لئے مشن ہاؤس پہنچ گئے۔ مشن کی صفائی، تزئین و آرائش، وقار عمل کے سارے کام جامعہ کے تربیت یافتہ طلبہ نے سنبھال لئے اور باحسن طریق مکمل کئے۔ صبح دس بجے جلسہ سالانہ کا اجلاس شروع ہونے تک مشن ہاؤس سوم گاندے بھی خوبصورت جلسہ گاہ کا منظر پیش کر رہا تھا۔ تزئین کے لئے جھنڈیاں، خوش آمدید کے الفاظ، اور مختلف ممالک کے جھنڈے جبکہ مسجد کے ہال میں بینرز لگا کر جلسہ کا مکمل ماحول بن چکا تھا۔

جلسہ گاہ میں سامنے تین ٹی وی اسکرینیں لگائی گئی تھیں۔ ایک ایم ٹی اے کے لئے، دوسری جو ویڈیو سگنل اپ لوڈ کیا جا رہا تھا اس کے لئے اور تیسری برکینا فاسو میں جلسہ کی کارروائی لائیو نشر کرنے والے مقامی ٹی وی 3 TV کے لئے۔

بیعت میں اجتماعی شرکت

مقامی طور پر انتظام کر لیا گیا تھا کہ جب سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بیعت کے الفاظ دہرائیں گے تو ساتھ ساتھ مقامی طور پر فرنچ ترجمہ احباب کو سنایا جائے گا تا کہ کسی قسم کی تاخیر نہ ہو۔ اس طریق پر احباب جماعت نے عمدگی سے اس تقریب میں شرکت کی اور ایمان کی حرارت کے ساتھ تجدید بیعت کی۔

ایم ٹی اے ٹیم سے مسلسل رابطہ تھا۔ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی طرف سے جلسہ میں ورچوئل شرکت کرنے والے ممالک کا ایک وٹس اپ گروپ بنا دیا گیا تھا۔ اس میں مختلف ممالک اپنی اپنی تصاویر اور پیغامات اپ لوڈ کر رہے تھے۔ اختتامی سیشن تک 80 سے زائد ممالک اس گروپ میں آچکے تھے۔ ایم ٹی اے ٹیم بتا چکی تھی کہ سب ممالک کو دکھایا جانا ممکن نہیں۔ تاہم سب کی خواہش کہ ان کی تصویر اور ویڈیو بھی لے لی جائے اور سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہو جائے اور خلافت کی محبت بھری نظر ان پر پڑنے کے ساتھ ایم ٹی اے پر نشر بھی ہو جائے۔ یہ دو طرفہ محبت کا عجیب سماں تھا۔ اکناف عالم میں جگہ جگہ چھوٹی بڑی جلسہ گاہیں، منتظر نگاہیں اور زیرلب دعائیں۔ تسکین کے عجیب سامان پیدا کر دیے ہیں خدا تعالیٰ نے افراد جماعت کے لئے۔ جہاں ویک اینڈ پر لوگ ہاؤ ہو کرنے اور اپنی بدمستیوں میں سرگرداں تھے، ہم احمدی محض للہ قائم ہوئی دو طرفہ محبت کے عجیب نظارے دیکھ رہے تھے۔ برکینا فاسو کی خوش قسمتی کہ ہم تیسرے روز جلسہ میں براہ راست شامل ہوئے لیکن متعدد بار امام وقت کی نگاہ محبت و الفت ہم پر پڑی۔

3 TV پر جلسہ کی براہ راست نشریات

مقامی طور پر جلسہ سالانہ کے پروگرام اور خاص طور پر حضور انور ایدہ اللہ کے خطابات مقامی ٹی وی 3TV کے ذریعہ نشر ہوئے یہ ٹی وی نیشنل سطح پر ہے اور پورے ملک میں دیکھا جاتا ہے۔ 3TV چینل، CANAL + پر بھی موجود ہے جس سے یہ پورے افریقہ میں دیکھا جاتا ہے۔ اس طرح ایک رنگ میں جلسہ سالانہ برطانیہ کی کارروائی برکینا فاسو سے افریقن ممالک کے لئے نشر ہو رہی تھی۔ دوران نشریات ایک ٹکر کے طور پر مسلسل فون نمبرز چلائے جا رہے تھے۔ برکینا فاسو سے متعدد فون کالز موصول ہوئیں اور جماعت کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کا اظہار کیا گیا بعض کالز ہمسایہ ممالک سے بھی آئیں کہ وہ TV 3 اور کینال پلس کے ذریعہ جلسہ دیکھ رہے ہیں۔

علاوہ ازیں امسال جلسہ برطانیہ کے موقع پر برکینا فاسو میں درج ذیل اقدامات کئے گئے۔

جمعۃ المبارک کے روز برکینا فاسو کی اکثر جماعتوں میں اجتماعی نماز تہجد سے دن کا آغاز ہوا۔

جماعت برکینا فاسو کے یوٹیوب چینل پر جلسہ کے متعلق ویڈیوز اپ لوڈ کیں۔

جماعت برکینا فاسو کے آفیشل فیس بک پیج پر جلسہ کے مبارکباد کے پیغامات اور ویڈیوز شیئر کی گئیں۔

جلسہ سالانہ کے متعلق ایک تعارفی ویڈیو بنا کر Boost کر کے سوشل میڈیا پر جلسہ کی تشہیر کی گئی اس ویڈیو کو بیاسی ہزار پانچ صد تراسی افراد نے دیکھا۔

برکینا فاسو میں جماعت کے چار ریڈیو اسٹیشن ہیں۔ ان سب چینلز پر جلسہ کی مکمل کارروائی نشر کی گئی جلسہ کی تقریروں اور خطابات کے تراجم مقامی زبانوں میں کئے۔

جماعتوں اور افراد کو تحریک کی گئی کہ جلسہ کے موقع پر اپنے تاثرات اور پیغامات کی ویڈیوز ریکارڈ کر کے بھجوائیں۔ نوے ویڈیو پیغامات موصول ہوئے جو ایم ٹی اے کو ارسال کئے گئے ان میں سے پندرہ سے زائد پیغامات ایم ٹی اے پر نشر ہوئے۔

برکینا فاسو میں جلسہ کے انتظامات، اجتماعات، تاثرات، پیغامات کو سوشل میڈیا گروپس کے ذریعہ یکجا کر دیا گیا۔ ان گروپس میں مختلف ریجنز سے احباب جماعت اپنے تاثرات بھجواتے رہے۔ اس طرح پورے برکینا فاسو میں جلسہ کا بھرپور ماحول رہا اور احباب جماعت آپس میں ایک دوسرے سے منسلک رہے۔ مرکزی مشن ہاؤس میں جلسہ میں شامل ہونے والوں کی حاضری دو صد پچاس رہی۔

تاثرات

جلسہ کی کارروائی دیکھنے کے بعد بہت سارے لوگوں نے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ چند ایک تاثرات درج ذیل ہیں۔ ان میں سے بعض تاثرات سیدنا حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 12/ اگست 2022ء میں بھی بیان فرمائے۔

ریجن بوبو مو کے مبلغ سلسلہ مکرم بشارت علی صاحب بتاتے ہیں:

جیالو جماعت Bitiako کی Dilao Hawa صاحبہ کہتی ہیں:

"حضور انور کے لجنہ سے خطاب نے مجھے بہت متاثر کیا کہ جس طرح اسلام کے ابتدائی دور میں عورتوں نے قربانی کی آج بھی عورتیں اسلام

کے لیے قربانی کرتی چلی جارہی ہیں۔ان عظیم عورتوں کے یہ واقعات سن کر میری بھی اللہ سے دعا ہے کہ وہ مجھے بھی دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی اور قربانی کرنے والی بنا دے۔“

بورومو (Boromo) سے مکرم کوناتے سلف صاحب Konaté (Salif) ایک غیر از جماعت دوست نے ہماری مسجد میں حضور انور کا جلسہ سے اختتامی خطاب سنا وہ کہتے ہیں:

”مجھے اس بات نے بہت متاثر کیا ہے کہ اتنی بڑی تعداد میں لوگ موجود ہیں لیکن کوئی شور شرابہ نہیں اور سب انتہائی خاموشی اور توجہ سے خلیفہ کی تقریر سن رہے تھے۔ میں اس طرح کا نظارہ کبھی نہیں دیکھا۔یہ نظم وضبط ظاہر کرتا ہے کہ احمدی اپنے امام کی مکمل اطاعت کرتے ہیں۔حضور انور نے باوجود ایک بزرگ ہونے کے بغیر کسی تھکان کے اتنی لمبی تقریر کی جو میرے لیے ایک غیر معمولی بات ہے۔“

بورومو کے ایک عیسائی دوست پی ایر ساوادوگو Pierre Sawadogou وہ کہتے ہیں:

”آج میں نے حضور کی تقریر سنی تو میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ یہ ایک خدائی کلام ہے جو آج میں نے سنا ہے۔“

مکرمہ HawA Guigguimde کہتی ہیں:

”آج حضور انور کے خطاب کے کھلے اور صاف الفاظ ہمیں بتا رہے ہیں کہ ہم نے احمدیت کو حقیقی اسلام سمجھ کر صرف اس لیے ہی بیعت نہیں کی کہ دوسروں کو احمدی بنائیں بلکہ اس لیے بھی کی ہے کہ معاشرہ میں خود ایک مثالی احمدی بن کر رہنا ہے اور اپنے قول وفعل کو ایک کر کے اپنے ایمان کو بھی مضبوط کرنا اور یقین میں بڑھنا ہے۔“

مکرم نی سے بیسا صاحب Gnissè Bessa ایک نو مسلم ہیں وہ کہتے ہیں:

”حضور انور کو براہ راست دیکھنے کا یہ میرا پہلا تجربہ ہے۔میں اسلام میں نیا داخل ہوا ہوں اور میرے ذہن میں ہمیشہ یہ سوال آتا تھا کہ دنیا کو لازمی طور پر ایک لیڈر کے ہاتھ پر متحد ہونا چاہیے۔میں نے اپنے گاؤں میں جماعت احمدیہ کے لوگوں کو دیکھا تو مجھے ان میں اتحاد نظر آیا۔میں نے ان کے ساتھ احمدیہ مسجد میں نمازیں پڑھنا شروع کر دیں۔اس کے نتیجہ میں آج میں جلسہ سالانہ یو۔کے اور عالمی بیعت میں شامل ہوا ہوں جس میں تمام احمدی ایم ٹی اے کے ذریعہ شامل تھے جب میں نے یہ سب اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تو میں مطمئن ہو گیا ہوں۔وہ بات جو میں ہر وقت سوچا کرتا تھا کہ سب ایک ہاتھ پر متحد ہوں وہ آج میں نے دیکھ لی۔آج مجھے میرے سوال کا جواب مل گیا ہے اس لیے آج سے میں احمدیت قبول کرنے کا اعلان کرتا ہوں اور اب میں اپنے خاندان کو بھی خلافت کے مطیع اور فرمانبردار بننے کی تلقین کروں گا۔“

برکینا فاسو کے ریجن واہیگیا کے مبلغ سلسلہ مکرم لقمان فردوس بٹ صاحب بتاتے ہیں کہ

مکرم موسیٰ توپاں صاحب (TOPAN Moussa) کہتے ہیں

”جلسہ کے خطابات سن کر مجھے ایک بات بہت واضح ہوئی ہے کہ جلسہ کے تمام عناوین ایسے ہیں جو موجودہ دور کے مسائل کو حل کرنے والے ہیں۔اس بات سے خلافت احمدیہ کی اس دنیا کی موجودہ نازک حالت میں قیام امن کی حقیقی کوششوں کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔حضور انور کے لجنہ کے ساتھ خطاب سن کر میری معلومات میں بہت اضافہ ہوا کہ کس طرح عورتوں نے قربانیوں کی مثالیں قائم کیں۔“

ریجن لیو کے مبلغ سلسلہ مکرم عبد الرزاق صاحب بتاتے ہیں:

”جلسہ میں شامل ہونے والے ایک صاحب نے بتایا کہ افریقہ کے رسم و رواج میں خلیفۃ المسیح کی باتیں مثلاً عورتوں کے حقوق میں علیحدگی لینا بھی مردوں کے حقوق کی طرح شامل ہے اور اس کے علاوہ یہ کہ مانگنا بہت برا ہے یہ ایسی چیزیں ہیں جس نے میری آنکھیں کھول دی ہیں ہماری بھلائی اسی میں ہے کہ ہم ان تمام باتوں پر عمل کریں۔“

ریجن بانفورا کے مبلغ سلسلہ مکرم اعجاز احمد صاحب بتاتے ہیں:

گینی مومنی صاحب (Guinee Moumini) ایک احمدی پروفیسر ہیں وہ کہتے ہیں:

”میں نے جلسہ سے اسلامی معلومات اور حقیقی اسلامی زندگی کے علاوہ اور بہت ساری باتیں بھی سیکھی ہیں کہ کس طرح سے احسن انتظام کیا جاتا ہے، کس طرح مہمان نوازی دیکھ بھال کی جاتی ہے، کس طرح رضا کار دن رات کام کرتے ہیں اور کیسے بہترین انتظامی نتائج حاصل ہوتے ہیں۔“

بانفورا شہر کے ایک غیر از جماعت دوست مکرم اسحاق کولی بالی (Koulibali) نے جلسہ سالانہ کی کارروائی دیکھ کر اس طرح تبصرہ کیا:

”جلسہ سالانہ بہت شاندار تھا۔اس کی مثال نہیں ملتی،اتنے لوگوں کا ایک جگہ جمع ہونا کسی معجزے سے کم نہیں اور ایک امام کی پیروی میں یہ جلسہ اپنی مثال آپ ہے۔کوئی مانے یا نہ مانے آج حقیقی اسلام احمدیت ہی ہے۔اور وہ دن دور نہیں جب لوگ اس حقیقت کو پہچان لیں گے۔اور اس میں داخل ہو جائیں گے۔ان شاء اللہ۔“

برکینا فاسو کے ریجن کایا کے مبلغ سلسلہ مکرم حافظ عطاء النعیم صاحب لکھتے ہیں:

کایا ریجن کے مکرم بشیر الدین کہتے ہیں کہ

”احمدی جماعت کی خصوصیت ہے کہ حضور انور کا ڈیڑھ دو گھنٹہ کا خطاب نظم وضبط اور ادب سے بیٹھ کر کے سنتے رہتے ہیں۔دوسری طرف وہ لوگ جو احمدی نہیں ہیں ان کے لئے امام کعبہ کا مختصر خطبہ سننا بھی مشکل ہو رہا ہوتا ہے بلکہ ان کی اکثریت کو تو معلوم ہی نہیں ہوتا کہ کیا ہو رہا ہے اور نہ وہ اسے اہمیت دیتے ہیں۔“

مکرم اسماعیل صاحب کہتے ہیں:

”جب کوئی اپنا گزشتہ عقیدہ چھوڑ کر اسلام احمدیت میں داخل ہوتا ہے تو گویا اب تو وہ ہر طرف سے کٹ گیا ہے اور کسی کے نزدیک ان میں شامل نہیں تو اس کو پھر یہ کوشش کرنی چاہیے کہ چونکہ وہ احمدی ہے تو احمدیت کے لیے اب ایک پھل ثابت ہو۔“

کایا سے مسز کابورے (Kabore) کہتی ہیں:

”حضور انور کے خطابات ہمیں اس طرف توجہ دلاتے ہیں کہ ہم اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں جب ہم اپنے اندر یہ تبدیلی پیدا کر لیں گے تو ہم وہ نمونہ دکھانے والے ہوں گے جس کا ہم بیعت کے وقت اقرار کرتے ہیں اس نمونہ کو دیکھ کر بقیہ دنیا خود بخود تبدیل ہو جائے گی۔“

مکرم معاذ صاحب کہتے ہیں:

”احمدیت قبول کر کے اندازہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کس نعمت سے نوازا ہے۔اور اس کا زیادہ صحیح ادراک اس کو ہوتا ہے جو دوسرا مذہب چھوڑ کر احمدیت میں آتا ہے۔اللہ بقیہ مسلمانوں کو بھی یہ نور ہدایت نصیب کرے۔“

احمدیہ ریڈیو بوبو جلاسو
جلسہ سالانہ برطانیہ کی نشریات پیش کرتے ہوئے

ریجن بوبو جلاسو سے لوکل مبلغ سلسلہ مکرم حسن جنگانی صاحب بتاتے ہیں کہ

مادام حوا ڈیکو صاحبہ کہتی ہیں:

”ہمارے گھر میں ٹی وی نہیں ہے لیکن میں نے احمدیہ ریڈیو پر جلسہ اپنی لوکل زبان فل فلدے (Fulfulde) میں سنا ہے۔اس جلسہ سے میرے دینی علم میں بہت اضافہ ہوا ہے۔“

مکرم ادریس سانوگو (Sanago) صاحب کہتے ہیں:

”دو سال بعد دوبارہ جلسہ دیکھنا بہت اچھا لگا خصوصاً اس جلسہ میں ورچوئل طریق پر دوسرے ممالک بھی شامل ہوئے تو ایسا دیکھنا میرے لئے ایک عجوبہ سے کم نہ تھا۔سب لوگ اپنے اپنے ممالک سے عالمی جلسہ میں شامل ہو رہے تھے۔یہ جماعت احمدیہ کا ہی امتیاز ہے کہ اس نے یہ عالمگیر روحانی ماحول پیدا کر دیا ہے ورنہ اس سے قبل میں نے ایسا ہوتا کبھی نہیں دیکھا۔شاید جماعت احمدیہ کے علاوہ کوئی اور ایسا کر بھی نہیں سکتا۔“

عبد القدیر صاحب کہتے ہیں:

”میں جلسہ ایم ٹی اے پر دیکھ رہا ہوں جبکہ احمدیہ ریڈیو کی مدد سے تمام کارروائی اپنی لوکل زبان فُل فُلدے میں سن رہا ہوں۔میں بہت خوش ہوں کہ اپنی زبان میں جلسہ کی کارروائی اور خلیفہ وقت کے خطابات سن پا رہا ہوں۔اور ساتھ ساتھ جلسہ کی کامیابی کے لئے دعا گو ہوں۔“

مکرم موسیٰ کولی بالی Koulibali صاحب کہتے ہیں:

”کورونا کے بعد دوبارہ وسیع پیمانے پر جلسہ دیکھنا اور بہت سارے لوگوں کا اس میں شامل ہونا ایک عجیب روحانی سرور پیدا کرنے والا ہے۔میری دعا ہے کہ حضور برکینا فاسو بھی تشریف لائیں اور ہم افریقہ والوں کا بھی ایک جلسہ ہو۔اللہ کرے کہ ہم بھی حضور کو اپنے جلسہ میں دیکھیں۔“

ریجن ٹینکوڈوگو کے مبلغ سلسلہ مکرم مرزا عطاء الرؤف صاحب بتاتے ہیں:

ایک عیسائی مہمان سورگوتیند ویندے صاحب Sorgho Tindwende Sylvestrel جلسہ دیکھنے کے بعد کہتے ہیں:

”حضور انور کا خطاب انسان کی آخرت کی زندگی کی طرف رہنمائی کرتا ہے کہ آخرت میں بھی ہم سے ہمارے کاموں کے بارہ میں پوچھا جائے گا اور اس کے لیے ہمیں تیاری کرنی چاہیے اس کے علاوہ خطاب نے یہ سکھایا کہ انسان کا کام اپنے خالق کے ساتھ تعلق پیدا کرنا ہے۔جلسہ کے

DAILY ONLINE
ALFAZL
LONDON

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

انتظامات کو دیکھ کر بہت متاثر ہوں کہ کتنی زیادہ تنظم سازی اور مہارت کے ساتھ سارے انتظامات کئے گئے ہیں۔‘‘

برکینا فاسو کے شہر گاوا Guava سے مادام حوا صاحبہ کہتی ہیں:

’’جلسہ دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ آج حقیقی اسلام احمدیت ہی ہے۔ جو لوگ احمدیت کے مخالف ہیں وہ صرف جھوٹ اور غلط بیانی سے کام لے کر پروپیگنڈا کرتے ہیں۔ میں اپنے خاوند اور اپنے خاندان کو بھی احمدیت کی طرف لے کر آؤں گی۔‘‘

مکرم تُو ہارون صاحب کہتے ہیں:

’’میں جب حضور انور کے چہرہ کو دیکھتا ہوں تو میرے دل گواہی دیتا ہے جیسے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں۔‘‘

مکرم مائیگا صاحب گاوا شہر سے ہیں وہ کہتے ہیں:

’’جب میں حضور انور کے چہرہ مبارک کو دیکھتا ہوں تو میرا دل زور سے دھڑکنا شروع کر دیتا ہے۔ ایسے محسوس ہوتا ہے جیسے ایک نور میرے سینے میں داخل ہو رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں آج پوری دنیا میں خلیفہ وقت جیسا کوئی دوسرا فرد موجود نہیں۔ آپ ایک غیر معمولی شخصیت ہیں‘‘

مکرم کابورے سلیمان صاحب صدر مجلس انصار اللہ برکینا فاسو کہتے ہیں:

’’یہ جلسہ میرے ایمان کے لئے ایسے ہی تھا جیسے ریسنگ کار میں ٹربو Turbo ہو۔ اس جلسہ نے مجھے پھر سے تقویت بخشی ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ حضور انور کے ساتھ میرے روحانی تعلق کو ایک نئی جہت عطا کی ہے۔ میرے پیارے حضور زندہ باد‘‘

مکرم سورگوتنوندے سلوسترے (Sorgo Tnaunde) صاحب جو مذہباً عیسائی ہیں نے حضور انور کا پہلے دن کا خطاب سننے کے بعد جلسہ سالانہ میں جماعت کے منظم رنگ کو خوب سراہا اور کہا:

’’جماعتِ احمدیہ کے خلیفہ کا آج کا خطاب انسان کو اللہ اور اس کی مخلوق کے درمیان مضبوط تعلق پیدا کرنے والا خطاب تھا۔ آپ کا خطاب انسان کو آخرت کی فکر کی طرف غیر معمولی رنگ میں توجہ دلانے والا تھا۔ ہم دنیا میں چھوٹی چھوتی باتوں پر بے صبری کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ آج کے خطاب سے اس بارے میں بہت توجہ اور احساس پیدا ہوا ہے کہ ہمارے ایسے اعمال کے بارے میں ہم سے یومِ آخرت کے دن پوچھا جائے گا۔ اس حوالے سے یہ ایک انسان کو ہلا کر رکھ دینے والا خطاب تھا۔‘‘

تینکودوگو Tenkodougou کے ایک غیر احمدی دوست مکرم توما (Toma) صاحب نے حضور انور کا اختتامی خطاب سننے کے بعد کہا:

’’جماعت احمدیہ کے امام کو دیکھنے اور جلسہ سننے کا یہ میرا پہلا تجربہ تھا جو کہ بہت ہی عمدہ رہا۔ میں نے حضور انور کے خطاب کو دل کی گہرائیوں سے پسند کیا۔ میاں بیوی کے رشتے میں صبر کی تعلیم آج کے خطاب میں نہایت ہی خوبصورت رنگ میں بیان کی گئی۔‘‘

تینکودوگو Tenkodougou کے ایک غیر مسلم دوست محمود دو صاحب نے حضور انور کے اختتامی خطاب کے بارے میں تبصرہ کرتے ہوئے کہا: ’’آج امام جماعتِ احمدیہ کا خطاب سننے کے بعد مجھے اسلام میں عورت کے گراں قدر درجے کی حقیقت معلوم بقیہ صفحہ 10 پر

ایک سبق آموز بات

مسائی (Masai) کہاوت ہے کہ رات کے کان ہوتے ہیں۔

(انٹرنیٹ)

اسلامی تناظر میں اس کہاوت کی ایک خصوصی اہمیت ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے گزشتہ خطبات میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے متعلق واقعات بیان فرمائے تھے کہ کس طرح وہ رات کے وقت ساکنانِ مدینہ کے حالات معلوم کر لیتے تھے اور نئے قوانین میں بعض سقم معلوم ہونے پر اصلاحات فرماتے تھے۔

پھر گزشتہ دنوں کے خطبہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ کی ایک کمانڈر کو دی گئی نصائح کے بیان میں یہ بھی تھا کہ رات کو باہر نکلنا اور راز معلوم کرنا۔

قبائلی نظام میں رات کا پہرا انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ تاریخ میں کئی جنگیں ایسی ہوئیں کہ فوجوں نے رات کی تاریکی کا فائدہ اٹھایا۔ اس لئے دشمن کی نقل و حمل پر نظر رکھنے کے لئے رات کا پہرا ہمیشہ سے اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ اسے اسے ٹھیکری پہرا بھی کہتے ہیں۔

مرسلہ: ذیشان محمود۔ سیرالیون

طلوع وغروب آفتاب

12/اکتوبر2022ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	04:59	17:59
مدینہ منورہ	05:00	17:58
قادیان	05:08	18:00
ربوہ	04:48	17:40
اسلام آباد ٹلفورڈ	05:52	18:17

فقہی کارنر

عربی کی بجائے کسی اور زبان میں نماز پڑھنا درست نہیں

سوال: ایک شخص نے رسالہ لکھا تھا کہ ساری نماز اپنی ہی زبان میں پڑھنی چاہیئے۔

جواب از حضرت اقدس علیہ السلام: وہ اور طریق ہوگا، جس سے ہم متفق نہیں۔ قرآن شریف بابرکت کتاب ہے اور ربّ جلیل کا کلام ہے۔ اس کو چھوڑنا نہیں چاہئے۔ ہم نے تو ان لوگوں کے لئے دعاؤں کے واسطے کہا ہے جو اُمی ہیں اور پورے طور پر اپنے مقاصد عرض نہیں کر سکتے ان کو چاہیئے کہ اپنی زبان میں دعا کر لیں۔ ان لوگوں کی حالت تو یہاں تک پہنچی ہوئی ہے کہ مجھے معلوم ہے کہ فتح محمد ایک شخص تھا۔ اس کی چچی بہت بڑھی ہوگئی تھی۔ اس نے کلمہ کے معنے پوچھے تو اس کو کیا معلوم تھا کہ کیا ہیں؟ اس نے بتائے تو اس عورت نے پوچھا کہ محمدؐ مرد تھا یا عورت تھی۔ جب اس کو بتایا گیا کہ وہ مرد تھا تو وہ حیرت زدہ ہو کر کہنے لگی کہ پھر کیا میں اتنی عمر تک بیگانے مرد ہی کا نام لیتی رہی؟ یہ حالت مسلمانوں کی ہوگئی ہے۔

(الحکم 24 اکتوبر 1902ء صفحہ 12)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)